عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 11 ★ جلد نمبر 39/7

جنوری 2004ء

ذوالقعدہ ۱۴۲۴ھ

الشاہ احمد نورانیؒ اور تحریک ختم نبوت

وفاق المدارس کا مستحسن اقدام

ملک بھر کے مدارس سے اپیل

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے قبول اسلام کی ایمان پرور داستانیں

جرمن کے قادیانیوں کے قبول اسلام کی دستاویزی تفصیلات

جرمنی میں مناظرہ کی تفصیلات و ثمرات کے دستاویزی ثبوت

قادیانیوں کو دعوت غور و فکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 11 ☆ جلد 7 / 39

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا عزیز الرحمن ثانی
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر

فاتح قادیان مولانا محمد حیات ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمن ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ

حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری ○ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری

رابطہ: دفتر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور تحریک ختم نبوت	مولانا اللہ وسایا	3
وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مستحسن اقدام	ادارہ	8
وزیراعلیٰ پنجاب جناب چوہدری پرویز الٰہی کے نام کھلا خط	ادارہ	8

مقالات ومضامین

فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری	10
جرمنی کے شہر کولن میں مناظرہ کی تفصیلات اور دستاویزی ثبوت	مولانا اللہ وسایا	12
جرمن کے قادیانیوں کے قبول اسلام کی دستاویزی تفصیلات	مولانا اللہ وسایا	26
فتح اسلام کا دلکش نظارہ	مولانا اللہ وسایا	31
مسئلہ قربانی پر ایک نظر	مولانا فیض احمد مدظلہ	36
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ	شیخ راحیل احمد جرمنی	39

ردقادیانیت

بارہ لاکھ......مرزا غلام احمد قادیانی حکیم نورالدین	مولانا اللہ وسایا	52
قادیانیت روبزوال......تازہ بتازہ حالات	ساجد اعوان	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور تحریک ختم نبوت!!!

تاریخ کا سنہری باب!

مفکر اسلام مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ بھی ۱۱/ دسمبر ۲۰۰۳ء/ بروز جمعرات دل کے عارضہ سے چل بسے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

اس افتراق وتشتت کی مسموم فضا میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کا وجود قدرت کا عطیہ تھا۔ وہ اس دھرتی پر اتحاد بین المسلمین کا نشان تھے۔ ان کی ذات گرامی خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ تمام مکاتب فکر کے لئے ان کی ذات گرامی قابل احترام تھی۔ انہوں نے اس مشکل وقت میں تمام مسالک ومکاتب فکر کو ایک سٹیج پر جمع کر کے قابل رشک کارنامہ سرانجام دیا۔ ان کی گوناگوں شخصیت کا ہر پہلو آبدار موتی کی طرح تابندہ ودرخشندہ ہے۔ ان کی شخصیت عشق رسالت کی چلتی پھرتی تصویر تھی۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے وصف خاص اور امتیازی نشان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ گرانقدر خدمات سرانجام دیں جس پر وہ پوری امت کی طرف سے مبارک باد کے مستحق تھے۔

حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کا ظاہر وباطن ایک تھا۔ وہ جس کام کو کرتے دل وجان سے اسے دین سمجھ کر کرتے تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کو وہ اپنا مقدس مشن سمجھتے تھے۔ ان کو یہ مشن اپنے والد گرامی حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقیؒ سے ورثے میں ملا تھا۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقیؒ نے ردقادیانیت پر دوگرانقدر رسالے تحریر کئے۔ ضلع گرداسپور مرزا غلام احمد قادیانی کی جنم بھومی میں ان کے کئی تبلیغی دورے ہوئے۔ ان اسفار میں مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ان کے ساتھ تھے۔

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ۱۹۵۳ء/ کی تحریک ختم نبوت میں کراچی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ تھے۔ تحریک ۱۹۵۳ء/ کی تحریک کی نیو اٹھانے والوں میں حضرت مولانا لال حسین اخترؒ صف اول میں نہ صرف شریک تھے بلکہ اس کے بنیادی رکن رکین تھے۔ اس زمانہ کے حالات سناتے ہوئے حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ بڑے قدرشناس اور اپنے بزرگوں کے رفقاء کے بہترین قدردان ہیں۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے جب ان سے ذکر کیا کہ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقیؒ کے ساتھ میرے فلاں فلاں سفر ہوئے تو حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ ہمیشہ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو چچا جان یا چچا حضور کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ ۱۹۵۳ء/ کی تحریک ختم نبوت میں حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی' حضرت مولانا سید ابوالحسنات قادریؒ سید

الطائفہ نے ملک بھر میں ختم نبوت کے جھنڈا کو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر اکابر کے ساتھ بلند کیا۔ اور آخری سانس تک ختم نبوت کے پرچم کو لہراتے رہے۔ لیکن اس تحریک میں کراچی کی سطح تک حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کی خدمات بھی سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء/ میں مجاہد اسلام حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ ''مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور ان کے گرامی قدر تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کی دینی مثبت سوچ اور بلند کرداری نے پوری تحریک کو ملک بھر میں فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے شعلہ جوالا بنادیا۔ ذرا توجہ فرمایئے کہ اس تحریک میں جب قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں زیر بحث آیا اس وقت قائد حزب اختلاف حضرت مولانا مفتی محمودؒ تھے۔ حزب اختلاف کی طرف سے قرارداد پیش کرنے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کو بخشی۔ قومی اسمبلی میں قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا ناصر کے محضر نامہ کے جواب میں ''ملت اسلامیہ کا موقف'' پڑھنے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کو عنایت فرمائی۔ جناب پروفیسر غفور احمد' جناب چوہدری ظہور الٰہی یہ پوری ٹیم یک جان و یک زبان تھی۔ باہمی تقسیم کار کے تحت ایک دوسرے کے لئے دل و جان ایک کردیئے گئے۔

حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے اس تحریک کے بعد اندرون و بیرون ملک جو دورے کئے ان کا نکتہ آغاز و نکتہ اختتام فتنہ قادیانیت کا محاسبہ ہوتا تھا۔ ان گنت قادیانیوں نے ان کے ہاتھ پر قبول اسلام کی سعادت حاصل کی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے بعد حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے ختم نبوت کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔

جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور اقتدار میں قادیانیوں نے پر پرزے نکالنے شروع کئے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صدر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے ہمراہ کراچی میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ سے ملاقات کی۔ حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے اپنی نیابت کے لئے حضرت مولانا عبدالستار خان نیازیؒ اور حضرت مولانا مفتی مختار احمد نعیمیؒ کو اس کام کے لئے وقف کردیا۔ چنانچہ تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء/ کی کامیابی میں تمام مکاتب فکر کے اکابر کی طرح ان حضرات کی سنہری خدمات سے کون انکار کرسکتا ہے۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء کے بعد حضرت نورانی میاںؒ قادیانی فتنہ کے احتساب کے لئے پہلے سے زیادہ چوکنے ہوگئے۔ حضرت مولانا مفتی مختار احمد نعیمیؒ کی وفات کے بعد اپنی جماعت جمعیت علمائے پاکستان پنجاب کے رہنما سردار محمد خان لغاری کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں اپنی جماعت کی طرف سے نمائندگی کے لئے متعین فرمایا۔

۲۰۰۰ء/ میں سردار محمد خان لغاری کراچی سے ملتان تشریف لائے اور حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کا پیغام دیا کہ قادیانی فتنہ کی ارتدادی سرگرمیوں پر غور و فکر کے لئے تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے سربراہوں کی مشاورت ضروری ہے۔ آل پارٹیز قومی ختم نبوت کنونشن لاہور میں منعقد کرنے کی اہمیت پر مولانا نورانی میاںؒ نے نہ صرف زور دیا بلکہ تاریخ

بھی مقرر کردی۔ اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے ملاقات اور ان سے وعدہ کے لئے راقم الحروف کی ڈیوٹی لگی۔ راقم نے خانقاہ سراجیہ حاضر ہوکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے صورت حال عرض کی۔ آپ نے اس تجویز کو سراہا اور اپنے صاحبزادگان کے ہمراہ مجھے ڈیرہ اسماعیل خان قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے ملاقات کے لئے روانہ فرمایا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے جاکر رپورٹ عرض کی۔ حضرت مولانا نے نہ صرف اتفاق فرمایا بلکہ شرکت کا وعدہ کیا۔ اب مشکل یہ تھی کہ جو تاریخ حضرت نورانی میاںؒ نے بتائی تھی اس تاریخ کو حضرت مولانا فضل الرحمٰن فارغ نہ تھے۔

چنانچہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے ذمہ لیا کہ حضرت نورانی میاںؒ سے فون پر بات کر کے تاریخ کا تعین کریں گے۔ ہم لوگ خانقاہ سراجیہ حاضر ہوئے۔ ہماری حاضری سے پہلے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا فون آچکا تھا کہ ۸/مئی ۲۰۰۰ء/ کو لاہور میں آل پارٹیز قومی کنونشن ہوگا اور حضرت نورانی میاںؒ اس کے میزبان ہوں گے۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ۶/مئی کو ملتان ختم نبوت کانفرنس پر تشریف لائے۔ اگلے دن حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ہمراہ لاہور کا سفر کیا۔ لاہور میں ۸/مئی کو حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کی زیر صدارت قومی ختم نبوت کانفرنس ایمبیسیڈر ہوٹل میں ہوئی جس سے پورے ملک میں ختم نبوت کے کاز کو اجاگر کرنے کا لائحہ عمل طے ہوا۔

چنانچہ اس کے بعد حضرت نورانی میاںؒ، حضرت مولانا فضل الرحمٰن، حضرت مولانا معین الدین لکھویؒ، حضرت علی غضنفر کراروی نے دیگر رہنماؤں کے ساتھ ختم نبوت کانفرنس سکھر میں شرکت کی۔ اس کی میزبانی کا اعزاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بخشا گیا۔ کراچی میں ختم نبوت کانفرنس میں بیرون ملک سفر پر ہونے کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ لیکن اپنی نمائندگی کے لئے جناب پروفیسر شاہ فرید الحق کو بھیجا۔ چنانچہ جناب شاہ فرید الحق، جناب پروفیسر غفور احمد، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور دیگر رہنماؤں کی شرکت نے کانفرنس کو مثالی طور پر کامیاب کیا۔ حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے علی پور کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کر کے جنوبی پنجاب کے مسلمانوں کی پیاس کو بجھایا۔

اکتوبر ۲۰۰۱ء/ کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں آپ نے شرکت فرمائی۔ محترم جناب قاضی حسین احمد حضرت مولانا محمد لقمان علی پوریؒ حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری کے ایک اجلاس میں بیان ہوئے۔ اگلے دن اختتامی بیان حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا ہوا۔

جنرل پرویز مشرف کے دور اقتدار میں ووٹر فارم کی فہرستوں میں مسلم وغیر مسلم کی علیحدہ علیحدہ فہرستوں کی بجائے ایک کردیا گیا۔ اور ووٹر فارموں سے ختم نبوت کا حلف نامہ حذف کردیا گیا۔ اس کے لئے حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کے ہمراہ یکم مئی کو راقم الحروف نے ڈیرہ اسماعیل خان جاکر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے صورت حال عرض کی۔ اگلے دن ۲/مئی کو ملتان مدرسہ ہدایت القرآن میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ سے صورت حال بیان کی تو مولانا نورانی میاںؒ یہ سن کر تڑپ گئے۔ فرمایا کہ آپ لوگ ہمت کریں میں آپ کے ساتھ ہوں۔ ہمارے ہوتے ہوئے ختم نبوت پر آنچ آئے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ایسی ایمان پرور گفتگو سے ڈھارس بندھائی کہ کامیابی نچھاور ہوتی نظر

آئی۔ہم نے رخصت چاہی تو سروقد کھڑے ہوگئے۔ گلے لگایا۔ان کی دلاویز مسکراہٹوں سے ان کے دل کی وسعتوں کا دریا رواں ہوتا نظر آیا۔پورے ملک میں اس پر محنت ہوئی۔ ۲۸/مئی کو قومی ختم نبوت کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی۔اس کنونشن کی میزبانی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور جمعیت علمائے اسلام نے کی۔

چنانچہ اگلے روز ۲۹/مئی ۲۰۰۲ء/کو حکومت نے اپنے اقدام کو واپس لے لیا۔ووٹر فارموں کی علیحدہ علیحدہ تیاری اور ختم نبوت کے حلف نامہ کی بحالی کا اعلان ہوگیا۔اس پوری جدوجہد میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ قدم بقدم نہ صرف باخبر رہے بلکہ آپ نے اپنی خداداد قائدانہ صلاحیتوں سے ختم نبوت کے پرچم کو بلند سے بلند تر رکھا۔

۴/اپریل ۲۰۰۳ء/کو بعد از عشاء ختم نبوت کانفرنس قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں دیگر رہنماؤں کے ساتھ آپ نے بھی خطاب فرمایا۔۵/اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے آپ کے اور دیگر رہنماؤں کے اعزاز میں دفتر مرکزیہ میں صبحانہ کا اہتمام کیا۔ صبحانہ کی تقریب سے فارغ ہوکر حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے اپنے ساتھی جناب قاری زوار بہادر کو قصیدہ بردہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔انہوں نے خوش الحانی سے اسے پڑھا تو روحانی مجلس نے عشق رسالت مآب ﷺ کا جو رنگ اختیار کرلیا۔وہ منظر کبھی نہیں بھولے گا کہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے دعا کے لئے حضرت نورانی میاںؒ کو فرمایا لیکن انہوں نے کمال محبت سے حضرت خواجہ صاحب کے ہاتھ پکڑ کر دعا کرانے کے لئے بلند کردیئے۔ اس سے باہمی احترام کا جو تاثر قائم ہوا وہ حاصل مجلس قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس موقع پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے ذکر فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یادگار لائبریری ہے۔اسی لائبریری سے قومی اسمبلی میں آپ نے اور میرے والد گرامی مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے کیس لڑا تھا۔یہ سنتے ہی لائبریری کے معائنہ کے لئے دیوانہ وار کھڑے ہوگئے۔حضرت مولانا فضل الرحمٰن، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے لائبریری کا معائنہ کرایا۔پون گھنٹہ تک لائبریری کے مختلف شعبہ جات کو گہری نظر سے دیکھتے رہے۔اس دن انکشاف ہوا کہ ایک عالم دین اور قومی رہنما ہونے کے ناطے ہزاروں مصروفیات کے باوجود آپ کو کتابوں سے کتنا عشق ہے۔حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے باتوں باتوں میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کی ذاتی لائبریری کی وسعتوں کا ذکر کیا تو حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کا کتب سے عشق واشگاف ہوگیا۔آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا کہ مولانا کتابیں ہی تو اصل میرا سرمایہ ہیں۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات کا سیٹ حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے پیش کیا تو کتابوں کے بھاری بھرکم بنڈلوں کو ہاتھوں سے حضرت مولانا شاہ احمد نورانی مرحوم نے اٹھایا۔سینہ سے لگایا۔چوما۔سر آنکھوں پر ان اداؤں سے رکھا کہ تمام حاضرین دل گرفتہ وآبدیدہ ہوگئے کہ ایک عالم دین کو کس قدر کتابوں سے محبت ہونی چاہئے۔

حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا کاندھا شفقتوں ومحبتوں سے تھپکا کر فرمایا کہ مولانا اتحاد امت سے ہی ختم نبوت کے محاذ کو مضبوط کرنا اصل دین کی اور امت محمدیہ کی خدمت ہے۔گزشتہ الیکشن مہم میں خانقاہ سراجیہ کندیاں تشریف لے گئے۔حضرت امیر مرکزیہ نے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔لائبریری دیکھی۔ذخیرہ کتب کو دیکھ کر آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔

افسوس! زندگی بھر حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ جس کام کی سرپرستی کرتے رہے آج ان کی وفات نے وہ سہارا امت سے چھین لیا۔ حق تعالیٰ ان کی تربت کو بقعہ نور بنائے کہ وہ ختم نبوت کے مجاہد اور قائد تھے۔ عاش سعیداً و مات سعیداً کے وہ مصداق تھے۔ ان کے جنازہ پر امت کے تمام طبقات نے شریک ہوکر ان کو جو خراج تحسین پیش کیا اس سے کہیں زیادہ وہ اس کے مستحق تھے۔ آخرت کے راہی نے رحمت اللعالمین خاتم النبیین ﷺ کے حضور پہنچ کر سکون پالیا۔ ہم مرثیہ خوانی کے لئے رہ گئے۔

اے حضرت نورانیؒ کی روح پرفتوح ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ حضرت مولانا مظہر علی اظہرؒ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت مولانا ابوالحسناتؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمدؒ حضرت مولانا مفتی محمودؒ حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کے مشن مقدس تحریک ختم نبوت کے علم کو زندگی کے آخری سانس تک بلکہ دنیا کے آخری سانس تک نہ صرف ہم بلکہ پوری امت بلند۔ بلکہ بلند سے بلندتر رکھے گی۔ اپنی جانوں کو کھپا دے گی اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کے رب تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوگی۔

اے پروردگار تو امت مسلمہ کو ایسا کرنے کی سعادت سے بہرہ ور فرما۔ آمین بحرمة النبی الکریم!

حضرت مولانا قاری دین محمد پانی پتی کی رحلت

جامعہ فتح العلوم چنیوٹ کے بانی و ناظم حضرت مولانا قاری دین محمد صاحبؒ ۱۰/ رمضان المبارک ۲۰۰۳ء/ کو رات دس بجے انتقال فرمائے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت قاری صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی قاری عبدالرحیم پانی پتی سے حاصل کی۔ دورہ حدیث شریف جامعہ خیر المدارس ملتان میں کیا۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ حضرت مولانا محمد شریف کشمیریؒ آپ کے حدیث کے استاذ تھے۔ حضرت قاری رحیم بخش پانی پتیؒ سے قرأت کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحبؒ پانی پتی سے آپ کے نیازمندانہ تعلقات تھے۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ حضرت مولانا قاری فتح محمدؒ حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی صاحبؒ اور ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحبؒ سے آپ کا بیعت کا تعلق رہا۔ آخر الذکر شیخ سے آپ کو خرقہ خلافت بھی عطا ہوا۔

حضرت قاری دین محمد صاحب کا وجود بسا غنیمت تھا۔ ان کے پہلو میں دل دردمند تھا۔ عمر بھر تعلیم و تبلیغ سے آپ کا رشتہ رہا۔ انکساری و عاجزی، صبر و رضا کی مجسم تصویر تھے۔ آپ کا مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ کا معروف مستند تعلیمی ادارہ ہے۔ اس کی ترقی و تعمیر میں آپ کی عمر بھر کی محنت کو دخل ہے۔ ارائیں پانی پتی برادری کے وہ چشم چراغ تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر دل و جان سے فداء تھے۔ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ اور پھر چناب نگر کے موقعہ پر مدرسہ میں چھٹیاں کرکے تمام اساتذہ اور طلباء کو اس میں شرکت کا پابند کرتے۔ مجلس کے قائم کردہ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے امتحانات کے موقعہ پر تشریف لاتے۔ امتحان کے علاوہ مفید مشوروں سے نوازتے۔ حق تعالیٰ ان کی قبر کو بقعہ نور بنائیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مستحسن اقدام

شعبان ۱۴۲۴ھ کی میٹنگ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے موجودہ دور کے تقاضوں کے عین مطابق اپنے نصاب میں بعض اہم تبدیلیاں کرنے کا مستحسن اقدام کیا ہے۔ درجہ عالیہ کے سال اول (موقوف علیہ) میں آئینہ قادیانیت کو سبقاً اور ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' کو برائے مطالعہ شامل نصاب کیا ہے۔ اس سے جہاں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے طلباء کرام واقف ہوں گے۔ وہاں منکرین و معاندین ختم نبوت کے وساوس و شبہات کے جوابات سے بھی وہ باخبر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ نئے تعلیمی سال سے اس پر مدارس کے سلیبس میں عمل شروع ہو گیا ہے۔ مثلاً ہمارے پاکستان کے اہم دینی جامعہ خیر المدارس ملتان میں ہدایہ آخرین کے گھنٹہ میں آئینہ قادیانیت پڑھائی جائے گی اور اس کا امتحان بھی ہوگا۔ ملک بھر کے اہل اسلام کے لئے وفاق المدارس کی طرف سے بہت بڑی خوشخبری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وفاق کی عاملہ، شوریٰ، مرکزی صدر شیخ الحدیث یادگار اسلاف حضرت مولانا سلیم اللہ خان، مرکزی ناظم اعلیٰ مجاہد اسلام حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے اس مستحسن اقدام کو سراہتے ہوئے ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔

مبلغین حضرات سے گزارش

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اپنے مستحسن فیصلہ سے درجہ عالیہ سال اول میں ''آئینہ قادیانیت'' کو شامل نصاب کیا ہے۔ مجلس نے وفاق المدارس سے وعدہ کیا تھا کہ لاگت پر کتاب مدارس اور طلباء کو مہیا کریں گے۔ جن مدارس میں موقوف علیہ تک تعلیم ہوتی ہے اور وہ وفاق سے ملحق ہیں۔ ان سے رابطہ کر کے آئینہ قادیانیت کے متعلق ان سے گزارش کریں کہ وہ باضابطہ اسے درجہ عالیہ کی کسی گھنٹے میں کسی کتاب کے ساتھ شامل کریں۔ نیز مدارس یا طلبہ جس مکتبہ سے خریدیں پچاس روپے سے زائد ہرگز قیمت نہ دیں۔ اگر وہ براہ راست آپ کو اس حساب سے کتاب مہیا کرنے کا فرمائیں تو مطلوبہ تعداد دفتر مرکزیہ سے منگوا کر آپ ان کو مہیا کریں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اس لائق تبریک فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر کے مدارس و طلباء کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ! امید ہے کہ پہلی فرصت میں مدارس سے رابطہ کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی کے نام کھلا خط......!

اونچی کھرولیاں گاؤں کا نام قادیانی ڈاکٹر اسلم کے نام پر منسوب کرنا قابل افسوس ہے!

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے قریب اونچی کھرولیاں ایک گاؤں ہے۔ اس کے ساتھ ملحقہ چار اور آبادیاں ہیں۔ چار ہزار کے قریب وہاں مسلمان آباد ہیں۔ اس میں صرف چھ گھر قادیانیوں کے ہیں۔ ان میں ایک اسلم نامی قادیانی کا بیٹا

ڈاکٹر مبشر نامی وہاں آئی ہسپتال بنانا چاہتا ہے۔ جس سے علاج کے نام پر قادیانی لابی کھربوں روپے کی مالک ومختار ہوگی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب پرویز الٰہی صاحب نے وہاں کا دورہ کیا۔ گاؤں کو ماڈل ولیج قرار دیا۔ گیس کی فراہمی اور دیگر اقدامات کا اعلان کیا گیا۔ جس کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس گاؤں کا نام تبدیل کر کے قادیانی اسلم کے نام پر ''اسلم پور'' رکھ دیا گیا۔ یہ اقدام غیر منصفانہ اور قادیانیت نوازی کی سنگین مثال ہے۔ کیا جناب چوہدری پرویز الٰہی صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب توجہ فرمائیں گے کہ:

الف...... اس ہسپتال کے نام پر مسلمانوں کو مرتد یعنی قادیانی بنانے کے لئے قادیانی کیا گل کھلائیں گے؟۔

ب...... قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ آئین پاکستان سے غداری کر کے اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہیں۔ آئین پاکستان کی باغی جماعت کو قانون کا پابند بنانے کی بجائے ان مراعات سے نوازنے کا کوئی جواز ہے؟۔

ج...... سابقہ دور حکومت میں مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ پر ربوہ کا نام چناب نگر رکھا گیا۔ اس اقدام سے قرآن مجید کی تحریف کے قادیانی راستہ کو بند کیا گیا۔ اہل اسلام نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اس سے قادیانی اقلیت کی ارتدادی تحریف پر اوس پڑ گئی۔ اب قادیانی اسلم کے نام پر مسلمان گاؤں کا نام رکھ کر قادیانیوں کو خوش کرنے کا موقع تو فراہم نہیں کیا گیا؟۔

د...... ڈنگہ ضلع گجرات میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں نے فائرنگ کر کے مسلمانوں کو شہید کیا۔ چوہدری ظہور الٰہی مرحوم نے مسلمان مقتولین کے ورثاء کو اپنی جیب سے تاحیات وظیفہ جاری کیا۔ جناب چوہدری ظہور الٰہی مرحوم مجاہد ختم نبوت تھے۔ انہوں نے اس تحریک میں مسلمانوں کی رہنمائی کا بھرپور فریضہ انجام دیا۔ جناب چوہدری پرویز الٰہی کے اس اقدام سے قادیانیوں نے چوہدری ظہور الٰہی مرحوم کی روح سے انتقام تو نہیں لے لیا؟۔

بڑے ہی درد اور اخلاص سے جناب چوہدری پرویز الٰہی صاحب سے استدعا ہے کہ:

نمبر۱...... گاؤں اونچی کھرولیاں کے نام کو اگر تبدیل کرنا ضروری ہے تو اس کا نام کسی مسلمان شخصیت کے نام پر رکھیں۔ جیسے ''ظہور الٰہی نگر'' یا جو مناسب سمجھیں۔

نمبر۲...... قادیانیوں کے ملکیتی ذاتی ہسپتال کو سرکاری مراعات سے نواز کر اسلامی سٹیٹ کو ارتدادی مہم کا حصہ نہیں بننا چاہئے۔

والسلام!

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر ملتان/ پاکستان

فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

قادیانیت کے دجل وفریب سے عامۃ المسلمین کو آگاہ کرنا اور ’’قصر ختم نبوت‘‘ میں نقب لگانے والوں کی دسیسہ کاریوں سے مسلمانوں کی ’’متاع ایمان‘‘ کی حفاظت کرنا افضل ترین عبادت ہے۔اس فریضہ کی انجام دہی کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک ہی سے شروع ہوگیا تھا۔آنحضرت ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ فرمانے کا حکم دیا تھا۔اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد خلیفۃ الرسولؐ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرامؓ کے فیصلہ کے مطابق مرتدین ومنکرین ختم نبوت کے خلاف باقاعدہ جہاد فرمایا۔اوراس وقت تک تلوار نیام میں نہیں رکھی جب تک اس فتنہ کا مکمل استیصال نہیں ہوا۔اس کے بعد بھی جس متنبی نے سر اٹھایا اسلامی حکومتوں نے اپنا دینی فریضہ ادا کرتے ہوئے اس پر حد ارتداد جاری کر کے اسے جہنم واصل کیا۔برصغیر میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سرفہرست ہے۔جسے ہندوستان میں برطانوی عملداری کی وجہ سے پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔مرزا قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود اور ۱۹۰۱ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔علماء امت نے اس فتنہ کے تعاقب واستیصال کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔مگر انگریزی سرپرستی کے باعث یہ فتنہ سرطان کی مانند بڑھتا گیا۔تاہم علمائے کرام کے بروقت انتباہ اور جدوجہد کی برکت سے تمام مسلمان قادیانی دجل وفریب کی حقیقت سمجھنے لگے اور امت کے اجتماعی ضمیر نے انہیں ملت کے غداروں کی صف میں شمار کیا۔خود قادیانی بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ فرقہ شمار کرتے تھے۔چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو نہ ماننے والوں کو نہ صرف کافر قرار دیا بلکہ انہیں زانیہ کی اولاد' کتیوں کے بچے اور ولد الزنا تک کہا اور اپنے پیروکاروں کو ان کے بچوں' عورتوں اور معصوموں تک کی نماز جنازہ سے روک دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کی وحدت ’’عقیدۂ ختم نبوۃ‘‘ پر استوار ہے۔جو شخص ضروریات دین کا انکار نہ کرے اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر غیر مشروط وغیر متزلزل ایمان رکھے وہ مومن ہے۔خواہ کسی مسلک اور کسی فقہ کا پیروکار ہو۔لیکن جو شخص اس وحدت کو توڑتا ہے اور ظلی بروزی وغیرہ کی آڑ میں ختم نبوت کا انکار کرتا ہے اس کا رشتہ امت محمدیہ ﷺ سے منقطع ہوجاتا ہے۔قادیانیوں کے اسی ارتداد اور خروج عن الاسلام کی بناء پر اہل اسلام کی ۹۰ سالہ جدوجہد اور عظیم الشان تحریک کے بعد ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

پاکستان کی قومی اسمبلی کا یہ فیصلہ کسی فرد واحد کی ذاتی رائے نہ تھی۔بلکہ پوری قوم اور ملت اسلامیہ کا متفقہ موقف تھا۔ساری دنیا کے مسلمان آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول تسلیم کرتے ہیں۔اور آپ کی ذات کے بعد

نبوت ورسالت کا دعویٰ کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ تاہم قادیانی شاطرین نے اس فیصلے کو قبول نہیں کیا اور وہ آج تک سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ: ’’ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ پھر مسلمان کیوں نہیں؟‘‘ حالانکہ قادیانیوں کو یہ حقیقت بھی معلوم ہے کہ جب کوئی شخص دین کے اساسی وبنیادی عقیدے کا انکار کردے تو محض کلمہ پڑھنے سے مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے اسی نوع کے دجل وفریب سے آگاہ ہونا اور مسلمانوں کو بچانا ازبس ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ دورہ حدیث شریف سے فارغ ہونے والے طلبہ کو قادیانیت کے خدوخال سے نہ صرف آگاہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اس کی علمی تردید اور استیصال کے لئے ٹھوس دلائل وبراہین سے مسلح بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ بحیثیت عالم دین مرزا قادیانی کے دجل وفریب اور کفروالحاد کو برملا واضح کرسکیں اور عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں قادیانیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا موثر ومثبت جواب دے سکیں۔ چنانچہ ’’وفاق المدارس العربیہ پاکستان‘‘ کی درخواست پر خواجہ خواجگان مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے حکم سے ’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان‘‘ کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب زیدمجدھم نے ’’آئینہ قادیانیت‘‘ تالیف فرمائی۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اس حقیقت کو سمجھنے میں کوئی ابہام باقی نہیں رہتا کہ اسلام کی ساری عمارت آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر قائم ہے۔ جو فرد یا طبقہ اسے منہدم کرنے کی کوشش کرے گا۔ امت مسلمہ اسے کسی صورت میں برداشت نہ کرے گی۔

اسی طرح اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب‘ کذب بیانیوں اور جھوٹی پیشگوئیوں کا پردہ بھی خوب چاک کیا گیا ہے۔ فتنہ قادیانیت کے استیصال وتعاقب کے سلسلہ میں یہ کتاب انشاءاللہ فضلاء وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے لئے کلیدی رہنما ثابت ہوگی۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اسے مولف زیدمجدھم اور ناشرین وناظرین کے لئے دنیا وآخرت میں نافع بنائیں اور فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی وسرکوبی کے لئے اہل اسلام کو اپنے اسلاف کی طرح مجاہدانہ اور سرفروشانہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

(مولانا) محمد حنیف جالندھری

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۹/۱۰/۱۴۲۴ھ

مولانا اللہ وسایا

جرمنی کے شہر کولن میں مناظرہ کی تفصیلات و ثمرات کے دستاویزی ثبوت!

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے خادمان اسلام و مبلغین ختم نبوت کی مساعی جمیلہ اندرون و بیرون ملک کو اللہ رب العزت نے اپنے فضل و احسان سے شرف قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ جرمنی کے شہر کولن میں ۱۵/ اگست ۲۰۰۰ء کو ایک مناظرہ ہوا۔ اس کی تفصیلات ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ ادارہ!

(کولن) جرمنی مورخہ ۱۵/ اگست بروز منگل ۱۲:۳۰ تا ۳ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا منظور احمد الحسینی اور کولن کے قادیانی مربی ڈاکٹر جلال شمس شاہد (پی ایچ ڈی) کے درمیان مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ میں قادیانی مربی کے علاوہ امیر مرزائی جماعت کولن ڈاکٹر بشارت احمد، منیر احمد طور قادیانی، حبیب اللہ خاں قادیانی اور اعجاز احمد قادیانی۔ جبکہ مسلمانوں کی طرف سے مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد الحسینی کے علاوہ ان کے معاون خصوصی حضرت مولانا قاری مشتاق الرحمٰن خطیب جامع مسجد تو حید آفن باخ، جناب مشتاق احمد بٹ، جناب افضال محمود رانجھا، جناب خاور، جناب ناصر، جناب کیلانی اور جناب اللہ دتہ موجود تھے۔

مناظرہ شروع ہونے سے پہلے جناب محمد مالک ولد جناب لال خان مالک مکان (۳۶ ننگرہٹ و یگ فریشن کولن) جہاں مناظرہ ہو رہا تھا۔ انہوں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ آج سے دو سال پہلے میں قادیانی ہوا تھا اور مجھے قادیانیوں نے بتایا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر کچھ دنوں پہلے مجھے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے نبی، رسول، اور خدا ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ لہذا میں نے یہ مجلس اسی لئے منعقد کرائی ہے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ میں مسلمانوں کے نمائندے حضرت مولانا منظور احمد الحسینی سے درخواست کروں گا کہ وہ قادیانی کتب کے حوالے سے بتلائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ دعاوی ہیں یا نہیں۔ چنانچہ مولانا موصوف نے تمام حاضرین کے سامنے بالتفصیل قادیانی کتب سے یہ ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ۲۰۰ سے زائد دعاوی ہیں۔ جن میں ایک دعویٰ نبوت و رسالت کا ہے۔ دوسرا دعویٰ اس نے یہ کیا کہ نعوذ باللہ قادیانی خود محمد رسول اللہ بن گیا ہے۔ اور تیسرا دعویٰ اس نے خدا ہونے کا کیا ہے۔ اور انہوں نے ان دعاوی کو مرزا غلام احمد قادیانی کی روحانی خزائن وغیرہ کتابوں سے جو ساری ان پاس اس وقت موجود تھیں سے ثابت کیا۔ علم و دلائل کی روشنی میں قادیانی مربی اور ان کے رفقاء لاجواب اور

مبہوت ہوئے۔ چنانچہ ان تمام حوالہ جات کو سن کر جناب محمد مالک کھڑے ہوئے اور مرزائیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ:

"مجھے تم نے دو سال تک دھوکہ دیا۔ آج تمہاری کتابوں سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مذکورہ دعاوی کیے تھے۔ آج مجھ پر یہ حقیقت حال واضح ہوگئی ہے۔ لہٰذا میں سب حاضرین کے سامنے اعلان کرتا ہوں کہ میرا آج سے قادیانی مذہب سے تعلق ختم ہے۔ یہ جھوٹا مذہب چھوڑ کر میں توبہ کر کے اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔"

یہ منظر قابل دید تھا کہ اس وقت مرزائیوں کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ گردنیں جھکی ہوئی تھیں۔ جبکہ مسلمانوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ اس مناظرے کی کامیابی کا سہرا جناب مشتاق احمد بٹ' جناب افضال محمود و دیگر کولن کے مسلمانوں کے سر پر ہے۔ اور یہ جرمنی کے مسلمانوں کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جناب محمد مالک کو ہر طرف سے مبارک باد کے پیغام مل رہے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں اس کے رشتہ دار بہت خوش ہوئے۔ اس مناظرے کے اثرات وسیع اور دیرپا ہوں گے اور بہت سے راہ گم گشتہ لوگوں کو ہدایت ملے گی۔ انشاء اللہ!

اس مناظرہ کے نتیجہ میں ایک خاندان قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوا۔ ذیل میں اس خاندان کے سات افرد کے مسلمان ہونے کی دستاویز کا عکس ملاحظہ کریں:

(۱)

جرمنی کولن میں چھ قادیانیوں کا قبول اسلام

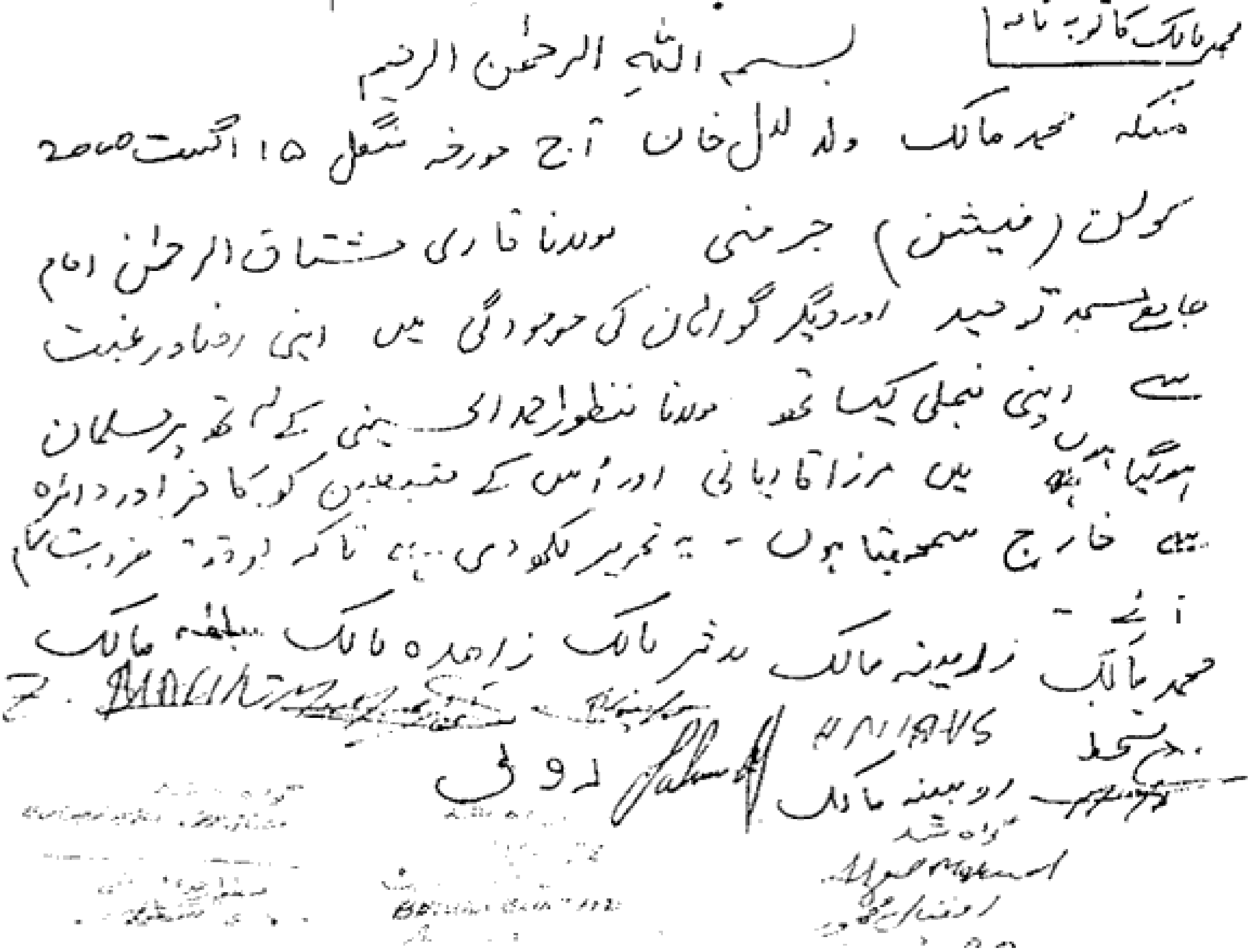

اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیئم نے ایک اشتہار شائع کیا۔ اس کا عکس ملاحظہ فرمائیں:

(۴)

اشتہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیئم

یورپ کی فضاؤں میں فتح اسلام کا دلکش نظارہ

مناظرہ کولن

۱۵۔ اگست بروز منگل آغاز ۱۲:۳۰ اختتام ۳-۳

جرمنی میں مرزائیوں کے منہ پر اپنوں کا زبردست طمانچہ محمد مالک اور فیملی کا اعلان اسلام

قادیانیوں کی طرف سے مناظر	مسلمانوں کی طرف سے مناظر
(۱) قادیانیوں کے امام مرزا طاہر احمد کا تربیت یافتہ مربی خاص جناب ڈاکٹر جلال شمسی	(۱) مولانا منظور احمد الحسینی امیر یورپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
(۲) امیر جماعت کولن سید بشارت احمد	(۲) مولانا مشتاق الرحمٰن خطیب بیت الحمد و نقشبندیہ

اس مناظرہ میں مسلمانوں کو عبداللہ شاندار کامیابی کے ساتھ رفعت اور عزت ملی اودھر قادیانیوں کے مربی خاص ڈاکٹر جلال شمسی کو اپنے خاص رفقاء کے سامنے لاجواب ہونے پر ایسی ذلت کا سامنا کرنا پڑا کہ دیکھنے کا عبرتناک منظر تھا کہ لفظوں میں سمویا نہیں جاسکتا۔ مزید اس شکست کا آخری منظر مسلمانوں کیلئے فرحت، مسرت، رفعت آمیز تھا جبکہ قادیانیوں کیلئے ذلت آمیز اور ندامت خیز تھا۔ اسوقت محمد مالک جسکو دو برس تک دھوکہ سے ارتداد کی زنجیر میں جکڑا گیا بالآخر اس نے اپنی تسلی کے لیئے مناظرہ کا انتظام کیا۔ ڈھائی گھنٹے گفتگو سننے کے بعد محمد مالک نے کھڑے ہو کر مربی خاص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے مناظر نے غلام احمد قادیانی کی کتب سے مرزا کے مسیح، مہدی، نبی، رسول، خدا ہونے کا دعویٰ دکھایا۔ جسکا آپ سے کوئی جواب نہ بن پڑا لہذا ایسا مذہب جسمیں مرزا مہدی بھی ہو مسیح بھی ہو نبی بھی ہو رسول بھی ہو اور خدا بھی یہ تمہیں نصیب ہو میں اس سے برات کا اعلان کرتا ہوں اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور لعنت بھیجتا ہوں۔ میں حاضرین کو گواہ بنا کر محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھ کر چھ افراد کی فیملی سمیت مسلمان ہونیکا اعلان کرتا ہوں۔ بعد ازاں دوسری فیملی مسلمان ہوئی علاوہ ازیں فیملیاں متوقع ہیں۔

یہ بالخصوص جرمنی کے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی فتح ہے اور قادیانیوں کے منہ پر ایسا زوردار طمانچہ ہے کہ جس کے بعد رتی بھر حیا والا گھر بیٹھا رہے یا کم از کم گردن جھکا کر چلے یا پھر توبہ تائب ہو کر عزت والوں کا دامن تھام لے کیونکہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین
ترجمہ: اللہ ہی عزت اور اس کے رسول اور ایمان والوں کی۔

شرکاء مسلم: محترم مشتاق احمد صاحب، افضال محمود رانجھا، خاور، ناصر، گیلانی اور ملک اللہ دتہ،

شرکاء قادیانی: ڈاکٹر جلال شمسی، ڈاکٹر بشارت احمد، منیر احمد طور، حبیب احمد اور صوفی اعجاز

Khatme nubuwwat Center
Oranje Straat Tel. 00-32-03-23 43 095
92 Antwerpen 02 - 512 52 78
2060 BBL-310-1293141-23
BELGIUM:CITIBANK-953-024390112

جاری کردہ:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ بیلجیم

روزنامہ جنگ لندن میں اس کی یہ خبر شائع ہوئی۔ ملاحظہ فرمائیں:

(۳)

UK'S First & Largest Circulated URDU DAILY ESTABLISHED 1971
ABC CERTIFIED
Monday 21 August 2000
THE DAILY JANG LONDON 50p
روزنامہ جنگ لندن

جماعت احمدیہ اور مسلمان علما کا منا

ایک قادیانی خاندان مشرف بہ ا

کولون (نمائندہ جنگ) جرمنی کے شہر کولو
جماعت احمدیہ اور مسلمانوں کی طرف سے ایک
جس میں مسلمانوں کی طرف سے یورپ عالمی مجلس
نبوت مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا مشتاق الرحمن نے نمر
کی جبکہ قادیانیوں کی طرف سے مربی خاص ڈاکٹر جلال شمسی اور
سید بشارت احمد شریک ہوئے۔ مسجد توحید کے راشد محمود غوری
کے مطابق یہ مناظرہ دوپہر ساڑھے بارہ بجے سے تین بجے تک
جاری رہا اور اس کے اختتام پر وہاں موجود ایک قادیانی گھرانہ محمد
مالک مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ تقریب کے آرگنائزر سید شکیل
احمد، شاہد لقمان اور محمد افضل تھے۔ آفن باخ جرمنی سے مسجد
توحید اور دیگر مساجد کے ارکان اور مسلمانوں نے کولون میں
قادیانیوں کی شکست پر یورپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مولانا منظور احمد الحسینی اور خطیب مسجد توحید مولانا مشتاق الرحمان
کو مبارک باد دی اور جبکہ راشد محمود غوری، محمد افضل، قاضی وحید
، ارشد بٹ، غلام شبیر بٹ، طفیل بٹ، حاجی عبدالستار فضلی، فیض
الرحمن، مشتاق احمد، بلال خان، بریڈمن خان، محمد افضل، گوہر بشیر
اور چوہدری اعجاز نے علمائے اسلام کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا۔

اخبار نیشن لندن میں ذیل کی خبر شائع ہوئی۔

(۴)

NATION LONDON
نیشن
لندن
BRITAIN'S MOST WIDELY READ URDU/ENGLISH WEEKLY

جرمنی میں مناظرے کے بعد قادیانی خاندان مسلمان ہو گیا

قادیانی مذہب جھوٹا ہے، محمد مالک کا مجلس ختم نبوت اور قادیانی رہنماؤں کے سامنے اعلان

کولن (پ ر)۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی اور قادیانی کولن کے مربی ڈاکٹر جلال شمس شاہد کے درمیان مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ میں قادیانی مربی کے علاوہ امیر مرزائی جماعت کولن ڈاکٹر بشارت احمد، منیر احمد قادیانی، حبیب احمد خان قادیانی اور اعجاز احمد قادیانی جبکہ مسلمانوں کی طرف سے مناظر اسلام مولانا منظور احمد الحسینی کے علاوہ ان کے معاون خصوصی قاری مشتاق الرحمان خطیب جامع مسجد توحید آفن باخ، مشتاق احمد بٹ، افضال محمود رانجھا، خاور، ناصر گیلانی اور اللہ دتہ تھے۔ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے محمد مالک ولد لال خان ۳۶ نمبر بٹ ویگ فریڈیشن کولن نے سب حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ آج سے دو سال پہلے میں قادیانی ہوا تھا اور مجھے قادیانیوں نے بتلایا تھا کہ مرزا قادیانی نے صرف مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے مگر کچھ دنوں پہلے مجھے یہ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے رسول اور خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے لہٰذا میں نے یہ مجلس اس لئے منعقد کرائی ہے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ میں مسلمانوں کے نمائندے مولانا منظور احمد الحسینی سے درخواست کروں گا کہ وہ قادیانی کتب کے حوالے سے بتلائیں کہ مرزا قادیانی کے یہ دعویٰ ہیں یا نہیں چنانچہ مولانا نے تمام حاضرین کے سامنے بالتفصیل قادیانی کتب سے یہ ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دو سو سے زائد دعوے جن میں سے ایک دعوے نبوت اور رسالت کا ہے دوسرا دعویٰ اس نے یہ کیا ہے کہ نعوذ باللہ قادیانی خود محمد الرسول اللہ بن گیا ہے اور تیسرا دعویٰ اس نے خدا ہونے کا کیا ہے۔ انہوں نے ان کے دعووں کو مرزا قادیانی کی روحانی خزائن کتابوں سے ثابت کروایا۔ علم اور دلائل کی روشنی میں قادیانی مربی اور ان کے رفقاء لاجواب اور مبہوت ہو گئے۔ اس موقعہ پر محمد مالک نے کہا کہ مجھے تم نے دو سال تک دھوکہ دیا آج تمہاری کتابوں سے ثابت کروایا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ مذکورہ دعوے کئے تھے۔ آج مجھ پر حقیقت حال واضح ہو گئی ہے لہٰذا میں سب حاضرین کے سامنے اعلان کرتا ہوں کہ میرا آج سے قادیانیوں کے ساتھ تعلق ختم ہے یہ جھوٹا مذہب ہے توبہ کرتا ہوں اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔ اس مناظرے کی کامیابی کا سہرا جناب مشتاق احمد بٹ، افضل احمد، افضال محمود اور کولن کے مسلمانوں پر ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کو مبارکباد

برمنگھم (پ ر)۔ جمعیت علماء برطانیہ کے امیر ڈاکٹر اختر الزمان غوری، سیکرٹری جنرل قاری تصور الحق، مولانا ضیاء المحسن طیب سیکرٹری اطلاعات، مولانا محمد سلیم شاہ گیلانی، مولوی لیاقت علی زرپالوی، مولانا محمد قاسم، ڈاکٹر محفوظ الرحمان، مولانا ارشد محمود، قاری حق نواز حقانی، حاجی محبت علی نے اپنے مشترکہ بیان میں جرمنی میں قادیانیوں سے مناظرہ میں کامیاب ہونے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا مشتاق الرحمان اور دیگر راہنماؤں کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا۔ جمعیت کے راہنماؤں نے اس مناظرہ کی بدولت قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے خاندان کا بھی زبردست خیر مقدم کیا ہے۔

۲۹/اگست اسلام آباد روزنامہ اوصاف اور ۳۱/اگست روزنامہ نوائے وقت ملتان میں یہ خبر شائع ہوئی۔ طوالت سے بچنے کے لئے ان کو شائع نہیں کر رہے۔ البتہ روزنامہ اوصاف اسلام آباد نے ذیل کا اداریہ تحریر کیا۔ عکس ملاحظہ ہو:

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں سورۃ القلم (قرآن)

روزنامہ اوصاف اسلام آباد

ہمارے ذہن پر چھائے نہیں ہیں حرص کے سائے
جو ہم محسوس کرتے ہیں وہی تحریر کرتے ہیں

بدھ 30 اگست 2000ء 29 جمادی الاول 1421ھ

جرمنی میں قادیانیوں کی شکست

جرمنی کے شہر کولون میں پھولوں کا کاروبار کرنے والے نومسلم محمد مالک کو دھوکے سے قادیانی بنانے کا معاملہ طشت ازبام ہونے پر جماعت احمدیہ کے ذمہ داروں نے دعویٰ کر دیا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے۔ اس پر جرمنی میں قادیانیت کے سپلی ڈاکٹر جلال شمس کا مسلمان علماء مولانا منظور حسین احمد الحسینی مولانا مشتاق الرحمان کے ساتھ چار گھنٹے پر محیط مناظرہ ہوا جس میں قادیانی اپنے موقف کی سچائی ثابت نہ کر سکے لہٰذا محمد مالک نے قادیانیت کو ترک کر کے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔

واضح رہے کہ قادیانیوں نے محمد مالک کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا تھا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں بلکہ امام مہدی مانتے ہیں لیکن بعد ازاں جب اسے اصل حقیقت معلوم ہوئی تو قادیانیوں نے کہا کہ وہ مرزا غلام احمد کی نبوت کو قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے۔

جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی کے ذریعے مالی اور دنیاوی منفعت حاصل کرنے کے واقعات تو ہم آئے روز سنتے ہی رہتے ہیں لیکن جھوٹ اور دھوکہ دہی کے ذریعے عقیدے تبدیل کروانے کا شرمناک دھندا صرف اور صرف قادیانیوں سے مخصوص ہے جبکہ دنیا کا کوئی بھی سچا مذہب اور عقیدہ اپنے ایمانیاتی اور اخلاقیاتی ڈھانچے کی بنیاد جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی پر ہرگز نہیں رکھ سکتا۔ لہٰذا جرمنی کے مناظرے میں قادیانیوں کا جھوٹ اور دھوکہ بے نقاب ہونے سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ قادیانیت کو کسی بھی طرح سے اعلیٰ و ارفع ایمانی و اخلاقی اصولوں پر مبنی عقیدہ قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جھوٹ اور دھوکہ دہی پر مبنی قادیانی فتنہ کسی بھی اعتبار سے عقیدے کی تعریف پر پورا ہی نہیں اترتا جبکہ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ انگریز نے برصغیر میں تحریک آزادی کا راستہ روکنے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے اس فتنے کا بیج بویا تھا اور آج بھی اس فتنے کی سرپرستی اور پشت پناہی کرنے والی طاقتیں مسلمانوں کو تقسیم کرنے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں تاکہ وہ اعلیٰ ترین ایمانیاتی اور اخلاقیاتی ضابطہ حیات کے حامل اس حقیقی اسلام کی روح سے استفادہ کرنے کے قابل نہ ہو سکیں جو اپنی متحرک اور فعال فطرت کے اعتبار سے تمام مذاہب کے مقابلے میں سب سے زیادہ ترقی پسندانہ اور روشن خیال ہے اور جو نظام زر کو شرف انسانی کی توہین قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کل برطانیہ قادیانی فتنے کی سرپرستی کر رہا تھا تو آج نظام زر کا سب سے بڑا محافظ امریکہ اس فتنے کو اپنے غیر انسانی نظام کی بقا کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اسی لئے نظام زر اور فتنہ قادیانیت کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور یہ دونوں اپنے مشترکہ اہداف کو حاصل کرنے کے لئے جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہیں لہٰذا کسی بھی سچے ایمانیاتی عقیدے میں جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی کی کوئی گنجائش موجود ہو سکتی ہے نہ نظام زر اور فتنہ قادیانیت کی کوئی جگہ۔

اندریں حالات ہم پاکستان سمیت پورے عالم اسلام کے علماء اور دانشوروں سے توقع کریں گے کہ وہ اس فتنے کو اسلام اور عالم اسلام کے خلاف بین الاقوامی سامراجی سازش کے تناظر میں دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ علاوہ ازیں ہم کم و بیش دو سال سے اس امر کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ بعض قادیانی دانشور تقسیم کشمیر کے سامراجی منصوبے کو عملی جامہ ...

(۵)

ذیل میں جناب محمد مالک صاحب کا اپنا تحریر کردہ بیان جو اس نے جنگ لندن کے جرمنی میں نمائندہ کو بھجوایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مکرمہ ثریا شہاب صاحبہ (نمائندہ جنگ جرمنی)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

خاکسار کا نام محمد مالک ہے۔ عرصہ دراز سے جرمنی میں مقیم ہوں۔ میری جرمن بیوی ہے۔ جس سے چار بچے ہیں۔ پھولوں کی دو دکانیں ہیں۔ یہاں ذاتی مکان ہے۔ شکر الحمدللہ! کہ اچھی گزر بسر ہو رہی ہے۔

میرے احمدی دوست بلکہ اب قادیانی کہنا مناسب ہوگا۔ کافی تھے۔ ان ہی سے امام مہدی کا ذکر سنا اور قادیانی ہوگیا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ وہی امام مہدی ہیں جس کا ذکر آنحضرت ﷺ نے کیا تھا۔ یہ ۹۸/۱۲/۲۶ کا واقعہ ہے۔ مجھ پر گھر والوں اور دوستوں رشتہ داروں کا بہت دباؤ پڑا مگر میں ثابت قدم رہا۔ میں نے سو مساجد سکیم کے تحت بیس ہزار مارک کا وعدہ بھی کیا۔ جس میں سے تقریباً ۱۶ ہزار کی ادائیگی کر دی۔ ماہانہ چندہ بمع فیملی کے تقریباً چار سو مارک دیتا رہا۔ تقریباً ایک سال میں مجلس انصار اللہ جماعت پل ہائم کا زعیم بھی رہا۔ چند ماہ قبل ایک قادیانی دوست نے ہی مجھے بتایا کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف امام مہدی ہی نہیں بلکہ نبی اور رسول بھی مانتے ہیں۔ اور ایک جگہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ میرے جسم میں داخل ہوگیا اور مجھ میں تحلیل ہوگیا اور میں نے محسوس کیا کہ اب میں ہی خدا ہوں اور اس کے بعد ساری دنیا میں نے بنائی۔ وغیرہ وغیرہ!

میں نے اسی وقت جماعت سے رابطہ کیا اور کہا کہ مجھے دھوکہ میں رکھا گیا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ ہم قرآن اور حدیث کی روشنی میں یہ سب کچھ ثابت کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ محترم مربی جلال شمس صاحب تشریف لائیں اور میں مسلمان علماء سے رابطہ کرتا ہوں۔ دونوں آمنے سامنے بیٹھیں جو بھی سچا ہوگا میں مان لوں گا۔ چنانچہ وقت اور دن طے کر لیا گیا۔ جو ۱۵/ اگست بروز منگل دن کے بارہ بجے مقرر ہوا۔ میں نے ''کسی باخ'' کے دو پرانے دوستوں مکرم جناب مشتاق بٹ صاحب اور جناب افضال صاحب سے رابطہ کیا۔ انہوں نے اوفن باخ میں مسجد توحید کے خطیب حضرت مولانا مشتاق الرحمن صاحب سے رابطہ کیا۔ قدرت خدا کی کہ محترم جناب حضرت مولانا منظور احمد الحسینی صاحب برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی شرکت کرنا منظور فرمایا۔ اور یوں خاکسار کے گھر مقررہ وقت پر حضرت مولانا منظور احمد الحسینی صاحب‘ حضرت مولانا مشتاق الرحمن صاحب‘ جناب مشتاق بٹ صاحب‘ جناب افضال صاحب چند اور دوست اور دوسری طرف سے امیر قادیانی جماعت ناردرائین ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ‘ مربی سلسلہ ڈاکٹر جلال شمس صاحب‘ صدر جماعت پل ہائم صوفی اعجاز صاحب‘ سیکرٹری مال جماعت پل ہائم طور صاحب‘ حبیب خان صاحب شامل تھے۔

جناب مشتاق بٹ صاحب نے مربی اور امیر صاحب سے وڈیو فلم بنانے کی اجازت چاہی تو انہوں نے بخوشی دے دی۔ ہمارے پاس ویڈیو فلم موجود ہے۔

خاکسار نے درخواست کی کہ قرآن اور سنت سے مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا ثابت کیا جائے۔ قادیانی جماعت کی کتابوں کا سیٹ روحانی خزائن سامنے موجود تھا۔ چار گھنٹوں کے سخت مباحثے کے بعد قادیانی جماعت جب آپنے آپ کو سچا ثابت نہ کر سکی تو میں نے وہیں کھڑے ہو کر قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور الحمد للہ! مسلمان ہو گیا۔

خاکسار کے ساتھ میری فیملی کے تمام ممبران جن کی تعداد آٹھ ہے۔ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد سب کو کھانے کی دعوت دی گئی تو قادیانی جماعت کے تمام افراد بغیر کھانا کھائے تشریف لے گئے۔ سب کے منہ اترے ہوئے تھے۔ مجھے اسی شام یہ سن کر حیرت ہوئی کہ جماعت کے ان دو بڑوں نے اپنی عبادت گاہ میں جا کر یہ بات اڑائی کہ میں جماعت سے پیسے ٹھگنے کے لئے شامل ہوا تھا۔ جب کامیابی نہ ملی تو واپس چلا گیا۔ اس جھوٹ سے مجھے بہت صدمہ پہنچا۔ خدا جانتا ہے میں نے اپنے سب چھوڑ دیئے تھے۔ مجھے کوئی بھی اپنے ایمان سے نہیں ہلا سکتا تھا۔ میں قادیانیت چھوڑنے تک اپنی آمدنی کے ایک ایک پیسہ پر شرح کے مطابق چندہ دیتا رہا۔ جن کی رسیدیں میرے پاس موجود ہیں۔ یہ اعلان سن کر میں نے لندن میں مرزا طاہر احمد کو بھی ایک خط لکھا جس میں مناظرے کا تفصیلاً ذکر کیا اور اپنی علیحدگی کا بھی بتادیا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ جب پیسوں کے لئے مجھے بے عزت کیا جارہا ہے تو میرے اداشدہ چندوں پر آپ کا کوئی حق نہیں رہا۔ لہذا مجھے میری رقم واپس کی جائے جو میں اسے خدا کی راہ میں استعمال کروں گا۔ جھوٹے لوگوں پر اس کا کوئی حق نہیں رہا۔ اگر اس بارے میں میں جھوٹ بولوں یا کوئی دوسرا بولے تو فیصلہ اوپر والے پر ہی چھوڑتا ہوں اور صرف یہی کہتا ہوں کہ:

لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

والسلام!

خاکسار!

MOHD MALIK

(۶)

قادیانیوں نے جناب محمد مالک کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹا پروپیگنڈہ کیا۔ ذیل میں صرف دو رسیدوں کا عکس دیا جارہا ہے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ جناب محمد مالک نے قادیانی جماعت سے رقم لی یا قادیانی جماعت کو چندہ دیا؟۔ بیسیوں رسیدوں سے صرف دو رسیدوں کا عکس ملاحظہ ہو:

الحمد للہ! اس مناظرہ کے دوررس نتائج برآمد ہونے شروع ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

AHMADIYYA [redacted] JAMAAT DEUTSCHLAND e.V.

Zentrale für Deutschland - Mittelweg 43 - 6000 Frankfurt am Main

Tel.: (069) 55 45 01 & 55 45 17 - Fax: (069) 55 43 81

D 123516

Name: MOHD. MALIK

Wasiyyat No. .... Jamaat PULHEIM......

	DM	Pf		DM	Pf
1. Chanda Wasiyyat			14. Chanda Majlis Ansar/Khuddam/Lajna		
2. Chanda Aam	313.-	10	15. Ijtema Ansar/Khuddam/Lajna		
3. Jalsa Salana	42.-	00	16.		
4. Tehrik-e-Jadid			17.		
5. Waqf-e-Jadid			18.		
6. Sadqa			19.		
7. 100 Mosque	500.-	00	20.		
8. MTA	10.-	-	21.		
9. Zakat			22.		
10.			23.		
11.			24.		
12.			25.		
13.			26.		
TOTAL	865.-	-	TOTAL		

Gesamtbetrag .... 865.- .... DM dankend erhalten.

Ort, Datum 8.7.2003. Unterschrift ...... بشیر احمد ظفر ......

Bankverbindungen: Postbank Ffm. Nr 244023-604 (BLZ 500 100 60)

Bethmann Bank Ffm. Nr 17133-9-00 (BLZ 501 301 00)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

AHMADIYYA [redacted] JAMAAT DEUTSCHLAND e.V.

Zentrale für Deutschland - Mittelweg 43 - 60318 Frankfurt am Main

Tel.: (069) 55 45 01 & 55 45 17 - Fax (069) 55 43 81

D 123511

Name: MOHD. MALIK

Wasiyyat No. .... Jamaat PULHEIM......

	DM	Pf		DM	Pf
1. Chanda Wasiyyat			14. Chanda Majlis Ansar/Khuddam/Lajna		
2. Chanda Aam	307.-	—	15. Ijtema Ansar/Khuddam/Lajna		
3. Jalsa Salana	38.-	—	16.		
4. Tehrik-e-Jadid			17.		
5. Waqf-e-Jadid			18.		
6. Sadqa			19.		
7. 100 Mosque	500.-	—	20.		
8. MTA	10.-	—	21.		
9. Zakat			22.		
10.			23.		
11.			24.		
12.			25.		
13.			26.		
TOTAL	855.-	—	TOTAL		

Gesamtbetrag .... 855.- DM dankend erhalten.

Ort, Datum 14.6.2000. Unterschrift بشیر احمد ظفر ......

Bankverbindungen: Postbank Ffm. Nr 244023-604 (BLZ 500 100 60)

Bethmann Bank Ffm. Nr 17133-9-00 (BLZ 501 301 00)

جرمنی کے افتخار احمد کے خاندان کا قبول اسلام

اس پر جرمنی مسجد توحید کی انتظامیہ نے ۳/ اکتوبر کو خبر شائع کی۔ عکس ملاحظہ ہو:

(۷)

Einheit des Islam e. V Red. Nr. 5V1734 مسجد توحید

Karl Strasse 68, 63065 - Offenbach am Main. Tel: 814628/29 Datum : 16-10-2006

خوشخبری

مناظرہ کولن کے ثمرات

۱۵ اگست بروز منگل کولن مناظرہ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی جس میں محمد مالک فیملی سمیت مسلمان ہوئے آج بروز ۳ اکتوبر حضرت مولانا مشتاق الرحمٰن صاحب خطیب مسجد توحید آفن باخ کے ہاتھ پر جناب افتخار احمد صاحب اور انکی اہلیہ جن دونوں نے قادیانیوں کی مختلف یونٹوں کی سربراہی کے فرائض انجام دیئے ہیں آج مولانا کے ہاتھ پر بڑی چاہت اور تڑپ سے گھر دعوت دیگر چار جوں سمیت گواہوں کے موجودگی میں اشکبار مناظر کے ساتھ سسکیوں بھرے لہجے میں توبہ تائب ہو کر اپنے سب عہدوں کو قربان کرتے ہوئے جدی پشتی قادیانیت کا طوق گلے سے اتار کر اپنی نجات کی خاطر اور عزیز و اقربا اور عام قادیانی کی رہنمائی کیلئے تحفظ ختم نبوۃ کا سہرا اپنے سر پر سجا کر محمد ﷺ کے روبرو روز محشر سرخرو ہونیکا عزم کر لیا۔

بعد ازاں کھلم کھلا اعلان کیلئے مسجد نور میں پر رونق شاندار تقریب کا انتظام کیا جسمیں مشتاق احمد بٹ ارشد بٹ جناب تیمور صاحب عبدالستار صاحب فضلی سیف اللہ حاجی ارشد مولانا نثار میر ملک بشیر اعوان جناب کیانی صاحب رحمت علی صاحبزادہ اور دیگر مقامی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نماز ظہر سے پہلے حضرت مولانا مشتاق الرحمان صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ سوالات کے جوابات دیئے۔ نماز کے بعد حضرت حاجی عبدالحمید صاحب امیر تبلیغیم اور مولانا احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا مشتاق الرحمان صاحب نے تحفظ ختم نبوۃ کے موضوع پر مدلل بیان فرمایا اسکے بعد محمد مالک اور جناب افتخار احمد صاحب کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے استقامت کی دعاء کی اور اس مشن کو آگے ۲۰ بیس رکنی کمیٹی تشکیل دی۔ جناب مشتاق احمد صاحب نے کام کو آگے بڑھانے کیلئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں سب شرکاء نے جناب محمد مالک اور افتخار صاحب کو پُرجوش گلے لگا کر مبارکباد پیش کی۔ دعاء کے بعد مسلمان پُرکیف مسرت کے ساتھ رخصت ہوئے۔ ادارہ مسجد توحید سب مسلمانوں کو بالخصوص اہل جرمنی کو ایسی بے بہا خوشی پر مبارکباد دیتا ہے اور انشاء اللہ آئندہ جلد اس طرح کی خوشخبریاں سنائی جائیں گی۔ اس طرح کی خوشیوں میں حصہ دار بننے کے لیئے اپنی دلی دعاؤں میں اور ہر طرح کے تعاون میں ادارہ کو نہ بھولیں۔

الداعی الی الخیر

انتظامیہ مسجد توحید آفن باخ جرمنی

Bfg-Bank AG. Heusenstamm
BLZ 50510111
KTO 1774305420

Regd Nr. 5 VR 17 34
Offenbach /M
Tel 069 - 814628 / 29
GERMANY

National Bank Of Pakistan
BLZ 50130000
KTO: 0000890001

جناب افتخار احمد صاحب کے مسلمان ہوجانے پر بھی قادیانیوں نے ان کو بدنام کرنے کے لئے حسب عادت جھوٹا پروپیگنڈہ کیا۔اس پر جناب افتخار صاحب نے ذیل کا خط اخبارات کو جاری کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ آپ کو حق اور سچ لکھنے کی توفیق دیتا رہے۔آمین! خاکسار کا نام افتخار احمد ہے۔عرصہ اکیس سال سے جرمنی کے شہر کولن میں مقیم ہوں۔جرمن نیشنیلٹی رکھتا ہوں اور پھولوں کی دوکان کے علاوہ اچھی سروس بھی کررہا ہوں۔پیدائشی احمدی تھا۔جماعت احمدیہ جرمنی میں مندرجہ ذیل عہدوں پر کام کرتا رہا ہوں:

سیکرٹری تبلیغ حلقہ اوفی سنٹر کولن' جنرل سیکرٹری حلقہ اوفی سنٹر کولن' زعیم الانصار اللہ حلقہ عبادت گاہ کولن' جنرل سیکرٹری حلقہ عبادت گاہ کولن' زعیم الانصار اللہ (زونل) جس میں چار شہر تھے' سیکرٹری جائیداد ریجن کولون (تقریباً پچاس جماعتوں کا ریجن تھا) اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری ایم ٹی اے' اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری جائیداد' معاون ہومیو پیتھک ڈسپنسری کولون' اسی طرح خاکسار کی اہلیہ جو کہ جرمن نژاد ہے۔اس کا نام صائمہ احمد ہے۔وہ بھی عرصہ دراز سے جماعتی اعلیٰ عہدوں پر ذمہ داریاں فرائض انجام دیتی رہی ہے۔مثلاً انچارج جرمن ڈلیک ریجن ناردرائین' انچارج ہومیو پیتھک ڈسپنسری کولون۔

الحمدللہ! مورخہ ۳/ اکتوبر کو ہم قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرچکے ہیں۔حضرت مولانا مشتاق الرحمن صاحب خطیب مسجد توحید جرمنی کے ہاتھوں ہم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دوسرے بھائی اور دوستوں کو بھی ہدایت نصیب فرمادے۔آمین!

اگر مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایسی کوئی خبر آپ تک پہنچی ہے تو وہ خبر صداقت پر مبنی ہے اور خاکسار اس کی تصدیق کرتا ہے۔میں اپنے سابقہ قادیانی ہونے اور چند عہدوں کی منظوری کی کاپی بھیج رہا ہوں اور چند چندوں کی رسیدیں بھی۔آپ میرے ایڈریس اور فون پر رابطہ کر کے بھی مجھ سے تصدیق کرسکتے ہیں۔شام کو عموماً میں گھر پر ہی ہوتا ہوں۔اس کے علاوہ ''آپ کی رائے'' میں جو کالم نیشن میں ہوتا ہے۔خاکسار کوشش کرے گا کہ باقاعدہ اس میں لکھا کروں۔جس طرح رشید احمد چوہدری صاحب ترجمان جماعت احمدیہ کے خطوط اس کالم میں اکثر شائع ہوتے ہیں۔اسی طرح ہمارا بھی حق ہے کہ ہمیں اس صفحہ پر جگہ ملے۔

آپ کی پالیسی ماشاءاللہ! بہت اچھی ہے جو کہ ہر ایک کو اپنا موقف بیان کرنے کی کھلی اجازت ہے۔خدا تعالیٰ آپ کو اس بات پر قائم رہنے کی توفیق دے جو کہ اخبار نیشن کے لوگو پر لکھی ہوتی ہے:''سچ کو جھوٹ کے پردوں میں نہ چھپاؤ اور اگر تمہیں سچائی کا علم ہوجائے تو اس کو جان بوجھ کر اپنے تک نہ روکے رکھو۔'' (القرآن)

والسلام!

افتخار احمد

قادیانی جماعت کا جھوٹ ثابت کرنے کے لئے قادیانی جماعت کا افتخار احمد صاحب کو سیکرٹری کے عہدہ پر فائز کرنے کا تقرر نامہ اور افتخار احمد کی طرف سے قادیانی جماعت کو چندہ دینے کے عکس ملاحظہ ہوں:

(۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(18)

NATIONAL SHOBA JAIDAD

نیشنل شعبہ جائیداد

AHMADIYYA ~~MUSLIM~~ JAMAAT GERMANY
MITTELWEG 43, D-60318 FRANKFURT AM MAIN
TELEFON: 069 - 55 43 87 TELEFAX: 069 - 55 43 81

ناظر جائیداد

بخدمت مکرم ڈاکٹر سید شاہد احمد شاہ صاحب ریجنل امیر ~~ریجن فلاں~~

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ خاکسار نے مکرم افتخار احمد صاحب کا نام برائے اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری جائیداد برائے ~~ریجن~~ ریجن تجویز فرمایا تھا

محترم امیر صاحب جماعت جرمنی نے اس کی منظوری دے دی ہے اور دعا بھی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو تقویٰ اور حکمت کے ساتھ اس خدمت کو بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو قبول خدمت کی توفیق دے اور یہ احسن رنگ میں اپنے ریجن میں شعبہ جائیداد کا کام سنبھال سکیں۔ آمین

والسلام خاکسار

اسماعیل نور

نیشنل سیکرٹری جائیداد جماعت جرمنی

23.07.98

(۹)

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT DEUTSCHLAND
Zentrale für Deutschland, Mittelweg 43, 60318 Frankfurt am Main
Tel. (069) 554501 & 564517, Fax (069) 554381

C 341109

Herrn/Frau محترم افتخار احمد صاحب
Wasiyyat No ____ Jamaat H-Moschee

	DM			DM
1. Hissa Amad		14. Chanda Majlis Ansarullah/Khuddam/Lajna		
2. Chanda Aam	200	15. Ijtema Ansar/Khuddam/Lajna		
3. Jalsa Salana	40	16.		
4. Tehrik-e-Jadid		17.		
5. Waqf-e-Jadid		18.		
6. Sadqa		19.		
7. 100 Moscheen		20.		
8. MTA	10	21.		
9.		22.		
10.		23.		
11.		24.		
12.		25.		
13.		26.		
TOTAL	250	TOTAL		

Gesamtbetrag دو صد پچاس مارک DM dankend erhalten.
Ort Datum 5-2-99 Unterschrift Shafiq
Bankverbindungen: Postbank Ffm. Nr. 244023-604 (BLZ 500 100 60)
Deutsche Bank Ffm. Nr. 17133-9-03 (BLZ 500 700 00)

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT DEUTSCHLAND
Zentrale für Deutschland, Mittelweg 43, 60318 Frankfurt am Main
Tel. (069) 554501 & 564517, Fax (069) 554381

C 409215

Herrn/Frau محترمہ صائمہ افتخار صاحبہ
Wasiyyat No ____ Jamaat H-Moschee

	DM			DM
1. Hissa Amad		14. Chanda Majlis Ansarullah/Khuddam/Lajna		
2. Chanda Aam	350	15. Ijtema Ansar/Khuddam/Lajna		
3. Jalsa Salana	80	16.		
4. Tehrik-e-Jadid		17.		
5. Waqf-e-Jadid		18.		
6. Sadqa		19.		
7. 100 Moscheen		20.		
8. MTA	20	21.		
9.		22.		
10.		23.		
11.		24.		
12.		25.		
13.		26.		
TOTAL	450	TOTAL		

Gesamtbetrag چار صد پچاس مارک DM dankend erhalten.
Ort Datum 19-11-98 Unterschrift Shafiq
Bankverbindungen: Postbank Ffm. Nr. 244023-604 (BLZ 500 100 60)
Deutsche Bank Ffm. Nr. 17133-9-03 (BLZ 500 700 00)

محترم جناب افتخار احمد کی اہلیہ محترمہ صائمہ صاحبہ بھی توفیق الٰہی سے مسلمان ہوئیں۔ ان کے خلاف بھی قادیانیوں نے پروپیگنڈہ کیا۔ ذیل میں قادیانیوں کی تردید میں ایک دستاویزی ثبوت کا عکس پیش خدمت ہے کہ پہلے محترمہ قادیانی جماعت کے ذمہ دار عہدہ پر فائز تھیں۔ مسلمان ہوئیں تو قادیانی عفریت نے ان کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈہ کیا:

(۱۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT

ZENTRALE FÜR DEUTSCHLAND
MITTELWEG 43 6000 FRANKFURT/M 1
TELEFON 069-554501
FAX 069/554381
HAUPTSITZ RABWAH PAKISTAN

To Mrs. Saima Ahmad Sahiba
Hirschhofweg - 16 50765 KÖLN AAWWE

May these lines reach you in good health and in high spirits for the services of Islam.(Amin)

After having obtained the consent of NATIONAL INCHARGE HOMEOPATHY FRANKFURT you are hereby appointed as ~~Assistant~~ Incharge Homeopathy ______ for the Regional Nordrhein-Westfalen

The new Jamaati responsibilities entrusted upon you now demands much more sacrifice of your time and other sources. Hopefully you shall be able to devote more time for your new assignments.

Please remain closely in touch with your INCHARGE HOMEOPATHY and extend all possible services to him. From time to time you will keep on getting certain instructions from concerned INCHARGE shoba for necessary guidance. Please make all our efforts to comply with these instructions. May Allah Taala give you the strength to perform your new assignments in most fitting manner. (Amin)

۲۰۰

۳/اکتوبر/۲۰۰۰ء کو جناب افتخار احمد صاحب کے مسلمان ہونے کی بشارت کی تفصیلات آپ نے پڑھیں۔

۲/اکتوبر کو ایک اور خوشخبری جرمنی کے مسلمانوں نے سنی۔اس کا عکس ملاحظہ ہو:

اخبارات ورسائل میں اشاعت کیا جائے

EINHEIT DES ISLAM e.V.
Kaiserstraße 60
63065 Offenbach am Main
Telefon (069) 81 40 20, FAX 81 40 29
جرمنی

(۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مورخہ: ۲۸/اکتوبر ۲۰۰۰ء

مقام بوخولٹ۔جرمنی (Bocholt)

میں مسمی محمد اکرم ولد نصر اللہ خان ساکن شادیوال۔گجرات حال مقیم بورکن۔جرمنی [illegible] اعلان کرتا ہوں کہ میں قادیانی جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔میری اس قادیانی مذہب کے بارے میں اکثر جناب طارق صدیق صاحب سے زیر نگرانی جناب حاجی بشیر اعوان صاحب سے گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ان حضرات نے قادیانی مذہب کی اپنی کتابوں جن کا لکھنے والا مرزا غلام احمد قادیانی خود ہے سے حوالہ جات دیے، میں نے ان کو خود پڑھا، سنا اور بڑے غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ مذہب جھوٹا ہے۔میں اس جھوٹے مذہب کو خیر آباد کہتا ہوں اور اللہ کے سچے نبی خاتم الانبیاء محمد ﷺ کے اصل دین اسلام میں داخل ہو گیا ہوں۔رسول اللہ محمد ﷺ کو ہی خاتم الانبیاء [illegible] مانتا ہوں اور ان کے بعد کسی قسم کی جھوٹی نبوت کے دعویداروں پر ایمان نہیں رکھتا ہوں۔مستقبل میں میرا قادیانی جماعت سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

اللہ کے حضور ماضی میں قادیانی مذہب میں رہنے کی توبہ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ مجھے دین اسلام پر قائم اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قادیانی مذہب میں شامل ہر ایک کو اس جھوٹے مذہب میں سے نکلنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔آمین

العبد: MAKRAM

محمد اکرم ولد نصر اللہ خان

بورکن جرمنی (Borkon)

گواہان:

(۱) طارق صدیق صاحب	[illegible]
حاجی بشیر اعوان صاحب	[illegible]
محمد [illegible] صاحب	[illegible]
[illegible] صاحب	[illegible]
[illegible]	ID [illegible]

اس واقعہ کے بعد مسلمانوں کی ہمت مزید بڑھ گئی ہے۔اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے تحت ختم نبوت کمیٹی ہر ۱۵ دن کے بعد اپنا اجلاس منعقد کرتی ہے۔جس میں خصوصیت کے ساتھ حضرت مولانا قاری مشتاق الرحمن خطیب جامع مسجد توحید آفن باخ وامیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی تشریف لے جاتے ہیں اور کبھی حضرت مولانا مفتی محمد احمد

بقیہ صفحہ 27 پر

مولانا اللہ وسایا

جرمن کے قادیانیوں کے قبول اسلام کی دستاویزی تفصیلات

جرمنی کے جناب محترم شیخ راحیل احمد صاحب نے ۲۳/اگست ۲۰۰۳ء/کو اسلام قبول کیا۔ آپ نے قادیانی جماعت کے چیف گرو ولاٹ پادری مرزا مسرور احمد عرف ''گونگا مائی'' کو ذیل کا خط تحریر کیا۔ عکس ملاحظہ ہو:

(۱)

جناب محترم مرزا مسرور احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الخامس، جماعت احمدیہ
السلام علیکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Shaikh Raheal Ahmad
Ander Bingelsaul 1
50189 Eldorf- Ebenendorf
☎ 02274-705135

میں پیدائشی احمدی تھا اور پچھلے ۲۰ سال سے جرمنی میں ہوں، ایک لمبا عرصہ جماعتی خدمت اور اطاعت کے بعد تیز مطالعہ، تجربہ اور غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میں جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کرلوں۔ میرے نزدیک جماعت احمدیہ کوئی اسلامی فرقہ نہیں بلکہ مذہب کے نام پر پیسہ اکٹھے کرنے کا والا ادارہ بن کر رہ گیا ہے۔ جس میں اگر آپ عہدیداروں کی بدعنوانیوں یا جماعت میں سیاست سے بچنے کی طرف توجہ دلائیں گے یا کسی مجبوری پر جماعتی خدمت سے معذرت کریں گے تو آپ پر شراب پینے والا صدر مسلط کر دیا جائیگا۔ لوگوں سے پہلے سے ووٹ کے وعدے لیکر لجنہ کی صدر بننے والی خاتون آپ کی بیوی اور بچیوں پر مسلط کر دی جائیگی اور آپ کے خلاف ہر جگہ اور ہر وقت جھوٹا پروپیگنڈہ بازی بطور بیکر نری امال وزعیم انصار اللہ کے طور پر مسلط کئے جاتے ہیں اور شکایت کرنے پر یہ باتیں کرنے والے ریکلیل امیر اور مربی انکو تحفظ دیتے ہیں اور وہ رابطہ پر اخراج کی دھمکی ملتی ہے اور اس وجہ سے بھی اور اس کے علاوہ میری بچی کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا گیا اور ظلم کرنے والے کو جماعتی مرکز میں پناہ دی گئی اور بھی بعض ایسی باتیں میرے سامنے آئیں کہ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ میں اس جماعت سے علیحدگی اختیار کروں اور اسلام کے نام پر استحصالی نظام سے تعلق توڑ کر محمد ﷺ کی سچی غلامی میں آجاؤں۔ لہٰذا آج مورخہ ۲۳، اگست ۲۰۰۳ء کو میں اس خط کے ذریعے سے جماعت احمدیہ سے اپنی علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت دے۔ آمین

شیخ راحیل احمد

جناب شیخ راحیل کے مسلمان ہونے کی خبریں روزنامہ اوصاف فرینکفرٹ اور جنگ لندن میں شائع ہوئی۔ ان کا عکس ملاحظہ ہو:

(۲)

شیخ راحیل نے خاندان سمیت قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا

شیخ راحیل کے داماد سمیت 9 افراد نے مسجد توحید میں مسلمان ہونے کا اعلان کیا

مسجد کے خطیب و دیگر مسلمانوں نے ان کے قبول اسلام کا خوشدلی سے خیر مقدم کیا

فرینکفرٹ (پ ر) مسجد توحید آخن [illegible] میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا جس کے شرکاء میں [illegible] محمد [illegible] خان، مرزا [illegible] احمد اور [illegible] مسجد توحید کے خطیب مسجد توحید مولانا مشتاق الرحمن نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج آپ حضرات کو ایک عظیم الشان خوشخبری سنانے کیلئے مخاطب ہوا ہوں [illegible] کے نتیجہ میں شیخ راحیل احمد جو پیدائشی قادیانی تھے ان کے ہمراہ [illegible] افراد بھی [illegible] آج اس مجلس میں اسلام قبول کر کے مسلمان ہونے کا اعلان اور قادیانیت سے برأت کا اظہار کرنے کیلئے آئے ہیں۔ ان کے [illegible] شیخ راحیل احمد نے سب شرکاء کے سامنے اظہار ہوکر شوق و ذوق اور ترتیب کے ساتھ جذبات کے ساتھ کلمہ شہادت پڑھا اور قادیانیت سے برأت کا اعلان کیا۔ ان کے ساتھ داماد سمیت خاندان کے دیگر 9 افراد نے بھی اسلام قبول کیا نیز اس بات کی وضاحت بھی کردی کہ میرا [illegible] کے ساتھ [illegible] شرکاء نے [illegible] تعاون کا یقین [illegible] شیخ راحیل کے [illegible] قرآن کریم [illegible] تحسین کیا۔ تقریب کے اختتام پر امام مسجد توحید نے استقامت کی دعا کی بعد [illegible] شرکاء کو کھانا دیا گیا۔ شرکاء نے اسرار پر ایک [illegible] تقریب کا فیصلہ کیا گیا جس میں ان سب حضرات کو شریک کیا جائے گا جو حال ہی میں مسلمان ہوئے ہیں اور ان کے خیالات اور واقعات سے استفادہ کیا جائے گا جس تقریب [illegible] شیخ راحیل احمد نے لی ہے جو عنقریب انشاءاللہ منعقد ہوگی۔

جنگ لندن 26-8-03

جرمنی میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

آخن [illegible] مسجد توحید آخن میں ایک تقریب میں شیخ راحیل احمد نے جو پیدائشی قادیانی تھے، اسلام قبول کر لیا۔ خطیب مسجد مولانا مشتاق الرحمن نے کہا کہ انہوں نے اسلام قبول کر کے ان کے نفرت سیلے کے باقی رہنے کی [illegible] اور [illegible] کے بجائے کی کھلی [illegible] شیخ راحیل احمد نے شرکاء کے سامنے اظہار ہوکر شوق و ذوق کے ساتھ کلمہ شہادت پڑھا اور قادیانیت سے برأت کا اعلان کیا۔ شرکاء نے انہیں مبارکباد دی اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ اختتام پر امام مسجد توحید نے استقامت کی دعا کی۔

روزنامہ اوصاف فرینکفرٹ
DAILY AUSAF FRANKFURT

جمعہ، 29 اگست 2003ء Germany 1.30 € Other Europe 1.50 €

جرمنی کے جناب شیخ جاوید اقبال صاحب کا قبول اسلام

محترم جناب شیخ راحیل احمد صاحب کی طرح قادیانی جماعت جرمنی کے ایک اور عہدیدار جناب شیخ جاوید اقبال صاحب نے اسی تاریخ ۲۳/اگست ۲۰۰۳ء کو اسلام قبول کیا۔ ان کے قبول اسلام کا تحریری عکس ملاحظہ ہو:

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ جاوید اقبال

ماتھلاڈن شٹراسے ۲۲،۱۰

۵۰۲۵۹ پرلوائیلر، جرمنی

ٹیلیفون۔ ۰۰۴۹۔۱۶۰۔۹۶۶۰۲۸۴۳۶

میں پیدائشی احمدی تھا اور پچھلے کئی سال کے مطالعہ اور غور و فکر کے بعد، اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ قادیانی گروپ کوئی اسلامی فرقہ نہیں بلکہ مذہب کے نام پر پیسہ کمانے والا ادارہ ہے۔ میں ایک لمبا عرصہ جماعت میں مختلف عہدوں پر فائز رہا ہوں، اس وجہ سے بعض ایسی باتیں میرے سامنے آئیں، کہ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ میں اس جماعت سے علیحدگی اختیار کروں اور اسلام کے نام پر استحصالی نظام سے تعلق توڑ کر محمد ﷺ کی سچی غلامی میں آ جاؤں۔ لہٰذا آج مورخہ ۲۳ اگست ۲۰۰۳ء کو میں اس بیان کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے اپنی علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں، الحمد للہ۔ مجھے آج سے مسلمان سمجھا جائے۔

دستخط

23.08.03

گواہ نمبر ۱۔ افتخار احمد

برٹش ہوف و یگ۔ ۱۰ بی

۵۰۷۶۵ کولون، جرمنی۔ ٹیلیفون۔ ۰۰۴۹۲۲۱۷۹۱۹۴۲۷

گواہ نمبر ۲۔ مرزا تیمور بیگ

مارٹن ہوبے

۵۱۳۶۵ برگش گلاڈ باخ، جرمنی۔ ٹیلیفون۔ ۰۰۴۹۱۷۵۵۳۵۳۶۲۴۷

بقیہ: دستاویزی ثبوت

صاحب۔ رمضان المبارک میں مسجد نور میں ان نومسلم حضرات نے دیگر مسلمانوں کے ساتھ تراویح پڑھیں۔ روزے رکھے۔ عیدالفطر کے موقع پر مسلمانوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ ۳۱/دسمبر ۲۰۰۰ء کو عید ملن پارٹی ہوئی جس میں جناب محمد مالک، جناب افتخار احمد، جناب مشتاق احمد بٹ، اور دیگر کافی احباب جمع ہوئے۔ حضرت قاری مشتاق الرحمن صاحب کا مفصل خطاب ہوا۔ اسی طرح سے من ہائم جرمنی میں پہلی مرتبہ رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن مجید سنانے کا نظم ہوا۔ جناب مولانا مفتی حافظ محمد احمد نے قرآن مجید سنایا اور وہاں بھی عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیانات ہوئے۔

جرمنی کے جناب مظفر احمد مظفر کے خاندان کا قبول اسلام

محترم جناب شیخ راحیل احمد صاحب' محترم جناب شیخ اقبال احمد صاحب کے قبول اسلام کا مبارک دن ۲۳/اگست تھا۔ اب ۱۹/ستمبر ۲۰۰۳ء کو جناب مظفر احمد مظفر نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ ان کے قبول اسلام کے موقعہ پر ان کی طرف سے یورپ کے اخبارات کو جو خبر ارسال کی گئی۔ اس کا عکس ملاحظہ ہو:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر رپورٹ بر تقریب قبول اسلام سابق قادیانی مظفر احمد مظفر بمع فیملی

مورخہ ۱۹ستمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعۃ المبارک، مسجد توحید، اوفن باخ / ہائنز میں، مکرم مظفر احمد مظفر صاحب، گولڈ میڈلسٹ، معروف شاعر نے جو کہ جماعت میں مختلف مقامی عہدوں پر بھی فائز رہے، اپنی اہلیہ فرزانہ بیگم صاحبہ اور تین بچوں سمیت، مکرم مولانا مشتاق الرحمن صاحب امیر ختم نبوت جرمنی کے ہاتھوں پر بعد نماز جمعہ بہت سارے مسلمان بھائیوں کی موجودگی میں قبول اسلام کا اعلان کیا۔ الحمد للہ۔ اس موقعہ پر مولانا مشتاق الرحمن صاحب نے مختصر الفاظ میں اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس مبارک تقریب پر [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہو رہا ہے۔ ماشاءاللہ مرزائیت کچھ عرصے میں دم توڑ دے گی۔ ہماری کسی سے کوئی دشمنی نہیں، ہم تو صرف اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ اب قادیانی لوگ کہتے ہیں ہماری کتابیں تم نہیں پڑھتے تو نہ پڑھو، میں کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد کی کتابیں پڑھو، تو تمہیں خود ہی روشن ہو جائیگا کہ تم غلط جگہ پر ہو اور تم اسلام کی طرف آجاؤ گے۔

جیسا کہ شیخ راحیل صاحب نے لمبا عرصہ مطالعہ کے بعد یہ کہتے ہوئے کہ یہ سب دجل ہے اور ایک مذہب کے نام پر پیسہ اکٹھا کرنے والا مافیا ہے، قادیانیت کو چھوڑا ہے۔ ہم اس خوشی کے موقع پر دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ باقی قادیانیوں کو بھی راہ راست پر لائے۔ آمین۔ اس وقت ہمارے مہمان خصوصی مظفر احمد مظفر صاحب، ایک تعلیم یافتہ شخصیت، گولڈ میڈلسٹ، جماعت کے عہدوں پر بھی کام کیا، مستند شاعر ہیں اور جماعت کے کئی تعریفی سرٹیفکیٹ و اسناد ان کے پاس موجود ہیں۔ میں انکو مبارک دیتا ہوں اور دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں"۔ اس مبارک موقعہ پر مکرم مظفر صاحب نے اپنے اور اپنے اہل خانہ کا قبول اسلام کا اعلان کرتے ہوئے کہا "آج کا دن ہم جملہ افراد خانہ کے لیے نہایت مبارک ہے کہ ہم کفر، مکر اور دجل کی پر پیچ وادیوں سے نکل کر اسلام کی سیدھی اور روشن شاہراہ پر گامزن ہو رہے ہیں۔ قادیانیت کی ریشہ دوانیوں، فریب کاریوں اور سیہ کاریوں کی داستان سو برس پر محیط ہے۔ مجھ پر اتمام حجت کے اسباب یہ ہیں، اس زمانہ کے بیشتر سات برس کی شبانہ روز کتب بینی، ذاتی مشاہدات، جماعت کا داخلی کردار، سنت نبوی سے جماعت کا اجتناب، جماعت کا غیر قانونی و غیر شرعی شعار، سلسلہ کے لاتعداد متنازعہ نظریہ، سلسلہ کا قرآن کریم کے معنی و مفہوم میں تاویلات و تحریفات کے دریا رواں کرنا، اور امت مسلمہ کے اپریل و ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے قادیانیوں کے بارے میں متفقہ فیصلہ جات ہیں۔ دوسری طرف مرزا صاحب کے دعویٰ جات انگریز کے خود کاشتہ پودا ہونے سے لیکر دعویٰ خدائی تک پہنچتے ہیں، مختصر یعنی کفر کا دوسرا نام قادیانیت ہے، اس لئے میں اُنکے کردہ عقائد سے اپنے اہل خانہ سمیت تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہونے کا اعلان کرتا ہوں"۔ تائب ہونے کا اعلان کرتے ہوئے انہوں نے اپنا یہ شعر پڑھا

ہم ایسے سادہ دلوں کی نیاز مندی سے ۔ بتوں نے کی ہیں جہاں میں خدائیاں کیا کیا

آخر پر انہوں نے مکرم مولانا مشتاق الرحمن صاحب، مکرم مولانا محمد احمد صاحب، مکرم افتخار صاحب اور مکرم شیخ راحیل صاحب کا رہنمائی اور خلوص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے خطاب کو ختم کیا۔ اس موقعہ پر مکرم افتخار صاحب نے اس خاندان کو حلقہ بگوش اسلام ہونے پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ جماعت احمدی قادیانیت سے بیزار ہیں، بے فکر ہو کر آئیں اب انکو اپنی بانہوں میں لینے والوں میں انکے اپنے جانے پہچانے لوگ بھی موجود ہیں اور اسلام میں آکر آپ اپنے آپ کو اکیلا نہیں پائیں گے انشاءاللہ۔ سب سے آخر میں شیخ راحیل احمد صاحب نے اس بابرکت تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "میں مظفر صاحب اور انکے اہل خانہ کو اپنی اور محفل میں موجود حال ہی میں قادیانیت کو خیرباد کہنے والے شیخ جاوید اقبال صاحب کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور حاضرین کا اس بابرکت تقریب میں اکٹھا ہونے کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے اپنی طرف سے عہد دہرایا کہ میں انشاءاللہ جہاں تک ممکن ہوا اسلام کی سربلندی کے لئے سرگرم رہوں گا۔ اور نو مسلم مظفر صاحب کے متعلق بتایا کہ ان کا بھی یہی ارادہ اور وعدہ ہے۔ آخر میں تمام حاضرین کے لئے مکرم عثمان بلال صاحب آف اوفن باخ کی طرف سے ایک پرتکلف دعوت کا اہتمام تھا۔ جسکے بعد اس دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی کہ اللہ ان نو مسلموں کو استقامت دے اور ایسی تقریبات جلد جلد منعقد کرنے کے مواقع بخشے۔ آمین

محترم جناب شیخ راحیل احمد صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ ۲۲ویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء کے لئے کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد الحسینی کو یکم اکتوبر ۲۰۰۳ء کو رات ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ پر ذیل کا پیغام فون پر نوٹ کرایا جو حضرت مولانا منظور احمد الحسینی نے ۳/ اکتوبر قبل از جمعہ کے اجلاس میں خود پڑھ کر سنایا۔

جناب شیخ راحیل احمد کا پیغام مسلمانان پاکستان کے لئے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سب حضرات میرے لئے اسلام پر استقامت کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو ترقی عطا فرمائیں۔ لوگوں کو میرے بارے میں تجسس ہے کہ میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی ہے؟۔ اس سلسلے میں کچھ لکھ رہا ہوں جس سے انشاءاللہ! قادیانیوں کو راہ ہدایت ملے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یہ ۲۲ویں ختم نبوت کانفرنس ۲/۳/ اکتوبر ۲۰۰۳ء، چناب نگر قادیانیوں کے لئے انشاءاللہ مشعل راہ ثابت ہوگی۔ میں نے ۲۳/ اگست ۲۰۰۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر اور جامع مسجد توحید آفن باخ کے خطیب مولانا قاری مشتاق الرحمٰن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ اس موقعہ پر مولانا محمد احمد صاحب امام جامع مسجد توحید آفن باخ جرمنی بھی موجود تھے۔ وہ اس سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ تفصیلات ان سے سن کر میرے لئے دعا کریں اور میں اسلامیان پاکستان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی توفیق بخشیں۔

شیخ راحیل احمد

نوٹ: محترم جناب شیخ راحیل احمد صاحب نے قادیانیت چھوڑنے کے اسباب پر ایک مضمون تحریر کیا ہے جو لولاک کے اسی شمارہ میں آپ علیحدہ ملاحظہ فرمائیں گے۔

جناب مظفر احمد مظفر صاحب جرمنی کا پیغام پاکستان کے مسلمانوں کے نام

۱۹/ ستمبر ۲۰۰۳ء کو مظفر احمد مظفر نے اسلام قبول کیا۔ انہوں نے یکم اکتوبر ۲۰۰۳ء کو لندن کے وقت کے مطابق دن ۱۰/ بجے مولانا منظور احمد الحسینی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کو اپنا پیغام لکھوایا:

میں مظفر احمد مظفر مع بیگم فرزانہ صاحبہ اور جمیع خاندان مورخہ ۱۹/ ستمبر بروز جمعہ ۲۰۰۳ء/ جمعۃ المبارک کے اجتماع میں آفن باخ جرمنی کی جامع مسجد توحید کے خطیب مولانا قاری مشتاق الرحمٰن جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر ہیں ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۲/۳/ اکتوبر ۲۰۰۳ء/ میں شریک سب مسلمانوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام ہو۔ اور دعاؤں کی درخواست۔ دجل اور کفر کی گرہ کھل گئی ہے اور قادیانیت کی قد آدم دیوار جواب رفتہ رفتہ ریت کی دیوار ثابت ہوگی اور یہ بھاری بھرکم دیوار خود ان کے کندھوں پر گرے گی۔ قبل اس کے کہ قادیانی اس کے بوجھ تلے دب کر مرجائیں میری تمام قادیانیوں سے گزارش اور اپیل

ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے زیر سایہ آ جائیں اور مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کو چھوڑ دیں۔ قادیانیوں کی نجات صرف محمد عربی ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہونے میں ہے۔ میرے قبول اسلام کے موقعہ پر حضرت مولانا محمد احمد صاحب موجود تھے۔ جو اس سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں جرمنی سے شریک ہو رہے ہیں۔ تفصیلات وہ بیان کریں گے۔ آپ سب حضرات شرکاء کانفرنس میرے لئے دعا کریں۔ اور میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا محمد احمد صاحب امام مسجد توحید آفن باخ جرمنی سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں حضرت مولانا منظور احمد الحسینی کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ۱۰/ اکتوبر کو جرمنی واپس پہنچ کر انہوں نے اخبارات کو ذیل کا بیان جاری کیا۔ ضرب مومن کراچی سے ان کی خبر کا عکس ملاحظہ ہو:

(۵)

مجلس تحفظ ختم نبوت

ایک ماہ کے دوران 23 قادیانیوں کا قبولِ اسلام

قادیانی جماعت کے لیڈر اپنے پیروکاروں پر جبر نہ کریں تو قادیانیوں کی اکثریت اسلام قبول کر لے گی، مولانا محمد احمد

جرمنی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے رہنما مولانا محمد احمد پاکستان کے دورے کے بعد جرمنی واپس پہنچ گئے۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے چناب نگر میں منعقدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں بھی شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے حاضرین کو قادیانی جماعت کے سابق زعماء، شیخ راحیل احمد، مظفر احمد مظفر اور محمد مالک کی اپنے خاندان سمیت قبولیت اسلام کی کارگزاری سنائی اور بتایا کہ ان حضرات نے ان کے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے رہنما مولانا مشتاق الرحمن کے ہاتھ پر ان کی مسجد توحید میں اسلام قبول کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ایک ماہ کے دوران 23 قادیانیوں نے اسلام قبول کیا جن کی ایک بڑی تعداد قادیانی مذہب کی کتابوں کے غیر جانبدارانہ مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ قادیانیت دین اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی ایک سیاسی تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانی جماعت اپنے پیروکاروں پر ناجائز دباؤ نہ ڈالے تو قادیانیوں کی اکثریت اپنے مذہب سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دے لیکن قادیانی جماعت کے غیر قانونی ہتھکنڈوں کی وجہ سے وہ برملا یہ اعلان نہیں کر پاتی لیکن ہمیں امید ہے کہ اب لوگوں کو زیادہ عرصہ تک قادیانی مذہب سے وابستہ نہیں رکھا جا سکتا اور موجودہ صدی ان شاء اللہ غلبہ اسلام کی صدی ثابت ہوگی۔

ضرب مومن کراچی 27 اکتوبر تا 2 نومبر 2003ء

مولانا اللہ وسایا

فتح اسلام کا دلکش نظارہ.....!

اندرون وبیرون ملک قادیانیوں کے قبول اسلام کی ایمان پرور داستانیں

الحمدللہ! اندرون وبیرون ملک سے ڈھیروں ڈھیر قادیانی قبول اسلام کر رہے ہیں۔ ان کے قبول اسلام کی تفصیلات ذیل میں ملاحظہ کر کے اہل اسلام جہاں اپنے ایمانوں کو منور کریں وہاں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اکابر حضرات کی قائم کردہ جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مزید اخلاص بھری محنت کی توفیق سے سرفراز فرمائیں اور قادیانیوں کے لئے بھی قارئین اہل دل مسلمان دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ترک قادیانیت کر کے قبول اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ آپ کی مخلصانہ ڈھیروں نیم شبانہ دعاؤں نے اگر شرف قبولیت پایا اور کوئی قادیانی مسلمان ہوگیا تو ہم سب کی نجات کے لئے یقینی ذریعہ بن جائے گا۔ اے دلوں کے مالک! اور مقلب القلوب تو ایسے ہی فرما۔ تیرے لئے کوئی امر انہونی نہیں۔ بدر وحنین میں رحمت دو عالم ﷺ کی امت کی مدد فرمانے والے رب کریم اب اس موقعہ پر بھی رحمت دو عالم ﷺ کی امت کی مدد فرما اور قادیانیوں کو ہدایت سے نواز دے۔ اس لئے کہ آپ کی ذات: ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر! ہے۔

اٹلی کے شہر بلونیا کے قادیانی خاندان کا قبول اسلام

لندن (فارن ڈیسک) اٹلی کے سہر بلونیا میں مقیم جماعت قادیانیہ اٹلی کے مرکزی رہنما رحمت خان نے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ قادیانی جماعت سے بیزاری کا اظہار کر کے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اٹلی میں گزشتہ چند برسوں میں ۱۳۴ افراد نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا ہے۔ عیدالفطر کے موقع پر رحمت خان نے اسلام قبول کرنے کا باضابطہ اعلان بھی کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اٹلی کے شہر بلونیا میں مقیم قادیانی جماعت کے مرکزی رہنما رحمت خان نے دو روز قبل باضابطہ طور پر قادیانی جماعت سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے قادیانی عقائد سے توبہ کر کے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اسلام قبول کرنے والے ان کے دیگر اہل خانہ میں منظور بیگم، فتح خان، شمیم بیگم، مزمل، طاہر، ادلیس، تمیرا، ثمیرہ، محمد خان، غزالہ، جمیل، حسیب اور ایک نابالغ بچہ شامل ہے۔ ذرائع کے مطابق رحمت خان کا تعلق پاکستان کے شہر گجرات کی تحصیل کھاریاں سے ہے۔ وہ گزشتہ کئی برسوں سے اٹلی میں مقیم تھے اور وہاں قادیانی جماعت کے مرکزی قائدین میں شامل تھے۔ انہوں نے قادیانی جماعت سے بیزاری کا باضابطہ اعلان عیدالفطر کے موقع پر کیا۔ قادیانی جماعت اٹلی کے مرکزی رہنما کے تائب ہونے کے سبب قادیانی جماعت سخت پریشانی کا شکار ہے اور ذرائع کے مطابق رحمت خان کی قادیانیت سے علیحدگی روکنے کے لئے بہت کوششیں کی گئیں مگر انہوں نے تمام پیشکشوں کو مسترد کردیا۔ ذرائع کے مطابق چند برسوں کے دوران اٹلی میں ۱۳۴ اہم افراد نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کرلیا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ رحمت خان اٹلی کی قادیانیوں کی مرکزی مجلس شوریٰ میں شامل تھے اور بہت متحرک تھے۔ ان کی علیحدگی کی وجوہ کے حوالے سے ذرائع کا کہنا

ہے کہ انہوں نے قادیانی مذہب اور اسلام کے گہرے مطالعے کے بعد فیصلہ کیا کہ قادیانی مذہب باطل ہے۔

کراچی کے ایک قادیانی کا قبول اسلام

کراچی (نمائندہ خصوصی) نذر احمد ولد ارشاد احمد نے آج مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے قبول اسلام کی وجوہات بتاتے ہوئے کہا کہ میں قادیانیوں کے مذہبی پیشواؤں سے یہ سوالات کرتا تھا کہ جب ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو ہمارے اذان دینے اور خود کو مسلمان کہلوانے پر پابندی کیوں ہے؟۔ میرے ان سوالات کا مذہبی پیشواؤں کی جانب سے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ جس پر میرے دل میں شکوک وشبہات نے جنم لینا شروع کیا۔ جرمنی میں شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر نامی قادیانی رہنماؤں کے قبول اسلام کی خبروں نے میرے جذبات کو مہمیز دی اور بالآخر میری سمجھ میں آ گیا کہ قادیانیت کوئی مذہب نہیں۔ بلکہ مذہب کے نام پر روپیہ بٹورنے والا ایک گروپ ہے۔ جہاں پیدائش سے لے کر موت تک بلکہ موت کے بعد تدفین کے لئے بھی قادیانی جماعت کو چندہ دینا پڑتا ہے۔ جس کا سراسر فائدہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کو پہنچ رہا ہے۔ جبکہ عام قادیانی اس سے سخت نالاں ہے اور اب مختلف لالچ اور ترغیبات کے ذریعہ قادیانیوں کو قادیانی مذہب پر قائم رکھنے کی کوششیں ناکام جارہی ہیں اور اندرون خانہ قادیانی رائل فیملی سے بغاوت ہو رہی ہے۔

پشاور میں ۱۰۷ قادیانیوں کا قبول اسلام

پشاور (ضرب مومن نیوز) پشاور کے نواحی علاقے میں علمائے کرام کی محنت کے نتیجے میں ۱۰۷ افراد پر مشتمل ۷ اخاندانوں نے اسلام قبول کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق نواحی علاقے شیخ محمدی میں مقیم محلہ قاضیاں سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں نے جامعہ امداد العلوم پشاور کے مدرس حضرت مولانا نذیر صاحب اور دوسرے علمائے کرام کی تبلیغ وترغیب اور مسلسل محنت کے نتیجے میں جمعۃ المبارک کے روز جامع مسجد قاضیان میں ۱۷ خاندانوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اس موقع پر بڈھ بیر کے علاقوں لکرولہ ساشوخیل سلمان خیل اور شیخ محمدی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں لوگوں کا اجتماع منعقد ہوا۔ مسلمان ہونے والوں کے ناموں کا اس موقع پر اعلان کیا گیا۔ جن میں اسٹیٹ بینک کے ملازم مختیار آرگنائز لائبریری کے گوہر افتخار' مختیار ارشد اور ان کے رشتہ دار بھی شامل تھے۔ ان خاندانوں کے دوسرے افراد نے بھی اسلام قبول کیا۔ علمائے کرام حضرت مولانا عبدالقدوس' حضرت مولانا نذیر اور حضرت مولانا عدیل نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسلمان ہونے والوں کو مبارکباد دی اور کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کو قبول کر کے ان لوگوں نے اپنی آخرت بچالی۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی عقیدے میں ختم نبوت شامل ہے۔ اس میں شک وشبہ رکھنے والا شخص ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ تمام مسالک کے مکاتب فکر کے علماء کا اس پر مکمل اتفاق ہے۔

اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا نور الحق نوری کی صدارت میں بہت ہی عظیم الشان اجلاس ہوا۔ ان مسلمان ہونے والے حضرات کو مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اردو' پشتو کا

وسیع لٹریچر ان میں تقسیم کیا گیا۔ اس واقعہ پر ہفت روزہ ضرب مومن ۲۱ نومبر تا ۴ دسمبر کی اشاعت میں اداریہ تحریر کیا۔ اس کا عکس ملاحظہ ہو:

ہفت روزہ ضرب مومن کراچی کا اداریہ

۱۰۷ قادیانیوں کا قبولِ اسلام، حق کی شاندار فتح

پشاور کے مضافاتی علاقے شیخ محمدی میں بسنے والے ۱۰۷ قادیانی خاندانوں نے جامعہ امداد العلوم پشاور کے مدرس مولانا نذیر احمد اور دیگر علماء کرام کی تبلیغ و دعوت اور متواتر کاوشوں سے متاثر ہو کر جمعہ کے روز اپنے علاقے کی جامع مسجد قاضیان میں اسلام قبول کر لیا۔ ان ۱۰۷ نومسلموں کے قبول اسلام کے اعلان سے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ فرزندانِ اسلام نے ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی اور اس مبارک فیصلے پر انہیں بھرپور مبارکباد پیش کی۔ تقریب میں ہزاروں افراد اور متعدد مقامی علماء و مشائخ نے شرکت کی۔

ملک کے شمال مغربی صوبے کے صدر مقام کے نواح میں پیش آنے والے اس واقعے کے خوشگوار اثرات سے پورے ملک کے مسلمان سرور محسوس کر رہے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں اجتماعی طور پر قادیانیوں کے قبول اسلام کا یہ واقعہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جھوٹ اور فریب پر مبنی قادیانی مذہب کے بخیے ادھڑنے لگے ہیں اور اس کے پیروکاروں پر جعلی نبوت کی حقیقت آشکارا ہونے لگی ہے۔

برطانوی استعمار کے دورِ عروج میں فرنگی حکام نے اسلام کی جڑیں کاٹنے اور مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کی عظمت کھرچ کر نکالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو جعلی نبوت کا لبادہ پہنا کر کھڑا کیا تھا۔ علماء حق نے بروقت اس فتنے کے مضمرات کو بھانپ لیا اور بلاتاخیر عقیدۂ ختم نبوت کے دفاع کے لئے میدانِ عمل میں اتر گئے۔ استاذ المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہ کاشمیری اور امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے لے کر دورِ حاضر کے محافظینِ ختم نبوت تک یہ سلسلہ جاری و ساری چلا آ رہا ہے۔ منکرینِ ختم نبوت کے خلاف ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں عاشقانِ رسالت نے اپنی جانیں قربان کیں۔ قربانیوں کی اس متواتر تاریخ نے ۱۹۷۴ء میں اپنی محنت کا ثمرہ اس وقت وصول کر لیا جب ملک کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ بعد ازاں قادیانیوں نے غیر مسلم قرار دیئے جانے کے باوجود اپنی فتنہ سامانیوں کا تدارک نہ کیا تو ۱۹۸۴ء میں ختم نبوت کے محافظ ایک بار پھر صف آرا ہوئے جس کے نتیجے میں صدر ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے قادیانیت کی دعوت اور ترویج پر پابندی لگا دی۔ اس شکستِ فاش کے بعد قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے برطانیہ جا کر پناہ لی اور اپنے سرپرستوں کی آغوش میں بیٹھ کر دروغ و دغا اور نظریاتی جعل سازی کا کاروبار از سرِ نو شروع کر دیا۔ گزشتہ چند برسوں میں قادیانیوں نے ریڈیو اور ٹی وی نشریات شروع کر کے اپنا دائرہ کار غیر معمولی طور پر بڑھا لیا ہے۔ انہیں عالمی طاقتوں کی سرپرستی کی وجہ سے اپنا جال دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لئے مطلوبہ وسائل بسہولت مہیا ہیں۔ اس کے مقابلے میں ختم نبوت کے محافظ کل کی طرح آج بھی بے سروسامان ہیں مگر مقامِ شکر ہے کہ وہ حوصلہ نہیں ہارے بلکہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ان کی محنت رنگ لا رہی ہے۔ گزشتہ چند سال میں قادیانیوں کی بہت بڑی تعداد اسلام قبول کر چکی ہے۔ حالیہ واقعہ اس سلسلے کی ایک غیر معمولی کڑی ہے۔ اس موقع پر ہم ان حضرات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے اپنا دینی فریضہ سمجھ کر ان راہ سے بھٹکے ہوئے انسانوں کی حکمت و دانائی کے ساتھ مسلسل رہنمائی کی اور انہیں راہ راست پر لانے میں کامیاب رہے۔

اس واقعے میں تمام مسلمانانِ پاکستان بالخصوص نئے فارغ التحصیل علماء کرام کے لئے یہ پیغام بھی موجود ہے کہ وہ

اپنے اپنے گردونواح میں رہنے بسنے والے ارتدادی نظریات کے شکار افراد کو ان کے حال پر نہ چھوڑیں بلکہ حسن اخلاق، مصلحت و موقع شناسی اور خیر خواہی کے ساتھ ان کی اصلاح کے لئے فکرمند اور مصروف عمل رہیں۔ اس سلسلے میں ہوم ورک کے طور پر ان فتنوں کے خلاف علمی ہتھیاروں سے لیس ہونا ضروری ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ قادیانیت اور جملہ ارتدادی فتنوں کے خلاف مقامی طور پر جگہ جگہ مختصر کورسز پروگرام منعقد کئے جائیں اور ملت کا ہر فرد بھرپور تیاری کے ساتھ اس سلسلے میں اپنے اوپر عائد ہونے والی ذمہ داریاں ادا کرے۔ ضرب مومن کراچی کا اداریہ

لم دسمبر ۲۰۰۳

روزنامہ اسلام ملتان کا اداریہ

پشاور میں ۷ اقادیانی خاندانوں کا قبول اسلام

ہمارے بیورو رپورٹر کے مطابق پشاور کے نواحی علاقے شیخ محمدی میں مقیم محلہ قاضیاں سے تعلق رکھنے والے ۷ اقادیانی خاندانوں کے ۱۰۰ خوش قسمت افراد نے جامع مسجد قاضیاں میں اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اس موقع پر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں علاقے کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ علماء کرام نے اسلام قبول کرنے والے خوش نصیب خاندانوں کو مبارکباد دی۔

مقام شکر ہے کہ قادیانیوں میں اسلام کا قبول کرنے کا رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ قادیانیت کا فتنہ اب اپنے منطقی انجام کی طرف گامزن ہے۔ یہ فتنہ انگریزوں نے ہندوستان کے مسلمانوں میں انتشار پھیلانے اور ان کو جہاد سے دور کرنے کے لئے پیدا کیا تھا اور آج بھی قادیانیت کو انگریزوں اور دیگر عالمی کفریہ طاقتوں کی سرپرستی واعانت حاصل ہے، پاکستان کے مسلمانوں نے ۱۹۷۴ء میں اپنی صفوں میں گھسے ہوئے قادیانیوں کو نکال باہر کیا تو برطانیہ نے انہیں پناہ دی اور قادیانی گرو مرزا طاہر لندن سے مغربی میڈیا کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتا رہا، لیکن عالمی کفریہ طاقتوں کی تمام تر اعانت اور تعاون کے باوجود قادیانی مسلمانوں کے ایمان خریدنے اور ان کے دلوں سے فریضہ جہاد کی اہمیت ختم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے اور آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ قادیانیت اپنی بقاء کی جدوجہد میں ہاتھ پاؤں مار رہی ہے، مگر قادیانی دجل کا پردہ چاک ہونے کی وجہ سے قادیانی عوام بڑی تعداد میں مسلمان ہو رہے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں علماء کرام کی کوششیں رنگ لا رہی ہیں، علماء کرام کو اس میدان میں مزید کام کرنے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ قادیانیوں تک حق کی دعوت پہنچانے کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ قادیانیت کے فتنے کا مستقل سدباب ہوسکے اور انگریز کے خودکاشتہ پودے کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر اس کے ناپاک وجود سے اللہ کی زمین کو پاک کیا جاسکے۔ اداریہ روزنامہ اسلام ملتان

16 نومبر 2003ء

شہباز نامی قادیانی کا قبول اسلام

مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر شہباز نامی قادیانی نے مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا ہے۔ جامع مسجد ختم نبوت میں ظہر کی نماز کے بعد ان کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے رد قادیانیت کے حوالے سے پر مغز اور باحوالہ خطاب کیا۔ وہاں موجود نمازیوں اور اہل محلہ کے لوگوں کی کثیر تعداد نے شہباز نامی نومسلم کو مبارکباد دی اور استقامت فی الدین کی دعا کی۔ بعد ازاں اس خوشی میں جامع مسجد ختم نبوت نعرہ تکبیر ختم نبوت زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

۱۴/افراد پر مشتمل قادیانی خاندان نے اسلام قبول کرلیا

حافظ آباد کے نواحی گاؤں اونچا مانگٹ میں دو خاندانوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کے بعد ایک ہی خاندان کے مزید ۱۴/افراد نے اسلام قبول کرلیا۔تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز مانگٹ اونچا کے دو خاندانوں نے اسلام قبول کیا تھا۔حافظ ثناء اللہ' خیر اللہ مانگٹ' ماسٹر عبداللہ' عطاء اللہ نمبر دار کی تبلیغ سے متاثر ہو کر محمد شریف کے خاندان کے ۱۴/افراد نے معروف عالم دین جناب قاری الطاف اللہ سیال کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔اس طرح اب اونچا مانگٹ میں قادیانیت سے تائب ہو کر تین خاندانوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

قادیانی لڑکی کا قبول اسلام

ایک قادیانی لڑکی مسماۃ فائزہ نوشین بنت سلیم احمد سکنہ ستراہ موڑ ڈاکخانہ ختم نبوت کالونی ستراہ موڑ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے بزرگ رہنما حضرت حافظ محمد ثاقب صاحب کے ہاتھ پر قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا۔حضرت حافظ صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مسماۃ فائزہ نوشین کو استقامت نصیب فرمائیں اور باقی ماندہ قادیانیوں کو بھی اسلام قبول کرنے اور قادیانیت ایسے ملعون گروہ سے چھٹکارا کا پردہ غیب سے اہتمام فرمائیں۔آمین!

مسلمانوں کے قبرستان سے قادیانی مردہ نکال باہر کیا گیا

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) مسلمانوں کے قبرستان سے قادیانی مردہ نکال باہر کیا گیا۔تفصیلات کے مطابق مسلم کالونی چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں واقع مسلمانوں کے قبرستان میں تقریباً رات دو بجے قادیانی جماعت کے صدر اسلم قادیانی کی بہن کو رات کی تاریکی میں قادیانی جماعت نے دفن کردیا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے خطیب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی انتظامیہ سے رابطہ کیا کہ قادیانی مردہ فوری طور پر مسلمان کے قبرستان سے نکالا جائے۔ورنہ ہم خود اسے نکال دیں گے۔مقامی انتظامیہ ایس ایچ او کی قیادت میں فوراً قبرستان پہنچ گئی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی کے خطیب مولانا غلام مصطفیٰ کی قیادت میں مسلمان بھی قبرستان پہنچ گئے۔رات کے دو بجے قادیانیوں نے جن ہاتھوں سے اپنے مردے کو قبرستان میں رکھا تھا انہیں ہاتھوں سے قبر کو کھود کر نکالا۔قادیانی مردے کا مٹی اور اینٹیں لگنے سے برا حال ہو گیا اور ذلیل وخوار ہو کر قادیانیوں نے اسے اپنے قبرستان میں لے جا کر دفن کردیا۔

تذکرہ

مسئلہ قربانی پر ایک نظر.....!

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد دامت برکاتہم!

لفظی تشریح

قربانی عربی لفظ قربان کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ امام راغبؒ اس لفظ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:
''القربان مایتقرب به الی الله وصار فی التعارف اسماء للنسیکة التی هی الذبیحة ۰ مفردات راغبؒ ص ۴۰۸ وکذافی الصراح '' ﴿یعنی قربانی وہ چیز ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے۔ اور عرف عام میں ذبیحہ کو قربانی کہتے ہیں۔﴾

تاریخ قربانی

قرآن پاک اور تاریخ اقوام وملل سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کا سلسلہ نسل انسانی کے ابتدائی دور سے جاری ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اذ قربا قرباناً فتقبل من احدهما ولم یتقبل من الاخر ۰ پ ٦ '' ﴿جب کہ ان دونوں (ہابیل وقابیل فرزندان آدم علیہ السلام) نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی مقبول ہوئی اور دوسرے کی مقبول نہیں ہوئی۔﴾

قربانی اقوام عالم کا اجماعی مسئلہ ہے

''مارزقهم من بهیمة الانعام ۰ پ ١٧ '' ﴿اور ہم نے ہرامت کے واسطے قربانی مقرر کی تاکہ اللہ کا نام لیں ان جانوروں پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائے۔﴾

اس آیت کے تحت علامہ ابومحمد عبدالحق الدہلویؒ تفسیر حقانی ارقام فرماتے ہیں:

''تم سے پہلے بھی ہم نے ہرقوم کے لئے رسم قربانی (دستور قربانی) اللہ کا نام یاد کرنے کے لئے جاری کی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت یعقوب علیہ السلام' حضرت اسحٰق علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعتوں میں بھی قربانی کا دستور خدائے تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ جیسا کہ اہل کتاب کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اسی طرح ہنود کے ہاں بھی قربانیاں ہیں۔'' (تفسیر حقانی ج۵ ص۱۸۴)

لوگ قربانی کے مسئلہ میں اس قدر افراط اور حد اعتدال سے تجاوز کر چکے تھے کہ معبودان باطل کے پجاری دیوتاؤں اور دیویوں کے نام پر نہ صرف جانور بلکہ نسل انسانی کے جواہر پارے قیمتی افراد کو بھی بھینٹ چڑھاتے۔
اسلام نے جہاں اور امور کی اصلاح کی وہاں اس مسئلہ کو بھی منقح اور افراط وتفریط سے پاک کیا اور حکم دیا کہ قربانی

صرف جانوروں کی ہو اور وہ بھی محض اللہ تعالیٰ کے لئے۔

قربانی بعض انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت کی دلیل اور معجزہ تھی

اگر چہ قربانی کا معجزہ کسی نبی پر ایمان لانے کی شرط نہیں قرار پایا جیسا کہ یہود کا دعویٰ تھا۔ تاہم بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ ظاہر ہوا ہے۔ اس کلام کے دونوں پہلو آیت درج ذیل سے صاف طور پر ثابت ہیں۔

''الذین قالوا ان اللہ عهد الینا الا نومن لرسول حتیٰ یأتینا بقربان تأکله النار ۰ قل قد جآء کم رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم ۰ پ ٤ '' ﴿وہ ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ فنا کردے۔ آپ فرمادیجئے کہ یقیناً مجھ سے پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تمہارے پاس واضح دلائل لائے اور وہ معجزہ بھی جس کو تم کہہ رہے ہو پیش کیا۔﴾

ان الفاظ سے واضح ہے کہ قربانی بعض انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ونبوت کا نشان قرار پائی تھی۔

قربانی تمام کامیابیوں کا زینہ اور ایک عقلی وفطری اصول ہے

اگر آپ اس کارگاہ ہست پر ایک نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ انسان اپنے کسی مقصد میں بھی کامرانی وکامیابی سے اس وقت تک ہمکنار نہیں ہوسکتا جب تک وہ چھوٹی یا بڑی قربانی اپنے مال سے' اپنے وقت سے' اپنے علم وکمال سے' اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں سے پیش نہ کرے۔

١...... دیکھئے ایک وقت کھانا تب میسر ہوتا ہے جب کہ آٹے' گوشت اور نمک لکڑی وغیرہ پر نقدی کے ساتھ ساتھ اس کے لانے یا پکانے پر اپنا عزیز وقیمتی وقت بھی صرف کیا جائے۔

٢...... ایک مزدور صبح سے شام تک ساتھ آٹھ گھنٹے اس لئے قربان کرتا ہے۔ تا کہ شام کو چند روپے حاصل ہوں۔

٣...... ایک ملازم دفتر جاتا ہے اور اپنے آرام وراحت کے ساتھ ساتھ پانچ چھ گھنٹے طویل اور قیمتی وقت صرف اس لئے صرف کرتا ہے کہ مہینے کے اختتام پر پوری تنخواہ پائے۔

٤...... ایک تاجر وکارخانہ دار اپنے محفوظ خزانے اور بینک وغیرہ سے ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں روپے نکال کر مٹی لکڑی پر پانی کی طرح محض اس لئے بہادیتا ہے۔ تا کہ کل کو اصلی سرمایہ کے علاوہ دوگنا' چوگنا نفع بھی ہاتھ لگے۔

٥...... ایک زمیندار وکاشتکار صبح وشام سراسیمہ وپریشان حال دن کا چین' رات کی نیند قربان کرنے کے علاوہ ڈھیروں کے ڈھیر غلہ گھر سے اٹھا کر زمین میں پیوست کردیتا ہے اور انسانی آبادی چھوڑ کر جانوروں کی صحبت درندوں

کامسکن اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ یہ تمام قربانیاں اسی لئے تو کرتا ہے کہ چند ماہ کے بعد اتنا غلہ حاصل ہوگا جو سال بھر کے نفقہ کے لئے کافی ہوجائے گا۔

۶...... اسی طرح ایک دوست کی خاطر مرغی' بکری کو ذبح کرتے ہیں۔

۷...... بڑے بڑے عقلاء ڈاکٹر واطباء ایک مریض کی جان بچانے کے لئے ٹیکہ وغیرہ کے ذریعہ لاکھوں جراثیم کو موت کے گھاٹ اتار دینے اور انہیں ایثار وقربان کر دینے کو کمال عقل وکمال دانائی سمجھتے ہیں۔

الغرض عقل وفطرت اور تمام دنیا کا ذرہ ذرہ اس بات پر گواہ ہے کہ اعلیٰ مقصد کی خاطر ادنیٰ چیزوں کو قربان کر دیا جاتا ہے۔

قربانی کا وجوب قرآن مجید سے

قربانی کے ثبوت کے لئے تو متذکرہ بالا قرآنی آیات کافی سے زائد ہیں۔ البتہ وجوب کے لئے درج ذیل آیات پڑھئے:

۱...... ''قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ۰ لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین ۰ پ۸ '' ﴿آپ اعلان فرمادیجئے (اے محمد مصطفی ﷺ) کہ یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔﴾

علامہ ابوبکر احمد بن علی الرازی الحنفی الجصاصؒ المتوفی ۳۷۰ھ اپنی بے نظیر تفسیر احکام القرآن ج۳ ص۲۷ میں اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں:

''لفظ نسکی سے مراد قربانی ہے۔ کیونکہ قربانی کو نسک بھی کہا جاتا ہے اور اسی طرح ہر وہ ذبیحہ جو اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لئے ہو وہ بھی نسک کہلاتی ہے۔ خود قرآن پاک میں دوسری جگہ: ''ففدیۃ من صیام اوصدقۃ اونسک ۰ پ ۲ ''میں نسک بمعنی قربانی کے آیا ہے۔ (پھر علاوہ آخر میں فرماتے ہیں) کہ جب اللہ تعالیٰ نے نسک (قربانی) کو نماز کے ساتھ ذکر کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہاں نماز عید وقربانی مراد ہے اور یہ آیت وجوب قربانی پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ: ''وبذالک امرت ''میں امر کا لفظ ہے اور امر کا مقتضیٰ وجوب ہے۔

۲...... ''فصل لربک وانحر ۰ پ ۳۰ '' ﴿تو نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔﴾

''قال الحسن صلوۃ یوم النحر ونحر البدن ۰ احکام القرآن ج۳ ص ۴۷۵ '' ﴿حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ (اس آیت میں) نماز بقرعید اور ذبح قربانی مراد ہے۔﴾

حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت مجاہد' حضرت سعید بن جبیر' حضرت عکرمہ' حضرت حسن رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ فرماتے ہیں کہ: ''وانحر '' سے ذبح قربانی مراد ہے۔ (سنن الکبریٰ ج۹ ص۲۵۹)

بقیہ: صفحہ 55 پر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا قادیانی کا نظریہ

قادیانیوں کو دعوت غور وفکر

جناب شیخ راحیل احمد جرمنی

جناب شیخ راحیل احمد صاحب قادیانی جماعت جرمنی کے سرکردہ رہنما تھے۔ قادیانی جماعت کے لئے انہوں نے دن رات ایک کر کے کام کیا۔ قدرت حق نے توفیق دی۔ وہ ۲۳/اگست ۲۰۰۳ء/کو اوفن باخ فرینکفرٹ جرمنی مسجد توحید کے خطیب وامام حضرت مولانا مشتاق الرحمٰن صاحب (جو جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل اور جرمنی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ہیں) کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ کر کے مسلمان ہوگئے۔ ان کے اسلام لانے کی تفصیلات یورپ وپاکستان کے قومی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ حال ہی میں محترم شیخ راحیل احمد صاحب نے ذیل کا مضمون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان فیکس کیا۔ جو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ادارہ!

مذہب اسلام نے جہاں دنیا پر اور بہت سے احسان کئے ہیں اور نسل انسانی کا شرف قائم کیا ہے وہاں ایک اور احسان تمام مذاہب پر بھی کیا ہے جس کی طرف بہت کم توجہ ہوئی ہے اور وہ یہ کہ اسلام نے تمام سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کا شرف قائم کیا ہے اور ان کی سچائی کی گواہی دی ہے اور مزید یہ کہ انبیاء علیہم السلام کو ان کی اپنی امتوں یا مخالفین کی لگائی ہوئی تہمتوں سے پاک صاف کر کے ان کی عصمت وعفت کو اجاگر کیا ہے۔ ان انبیاء میں سے خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر کرتے ہوئے نہ صرف ان کی عظمت اور بڑائی کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ ان کی پاکدامنی کی گواہی بھی دی ہے اور رسول کریم ﷺ نے تو ان کے دوبارہ نازل ہونے کی متواتر احادیث میں خبر بھی دی ہے۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کئی جگہ ذکر آتا ہے۔ خاکسار صرف دو حوالے پیش کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ:...... ”اور جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے یقیناً تجھے برگزیدہ کیا ہے اور پاک کیا ہے اور سب جہانوں کی عورتوں کے مقابلے میں تجھے چن لیا ہے۔“ (آل عمران آیت ۴۲)

آگے دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ! ترجمہ:...... ”جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے کلام کے ذریعہ (ایک لڑکے کی) بشارت دیتا ہے۔ اس (مبشر) کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ جو (اس) دنیا میں اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور (خدا کے) مقربوں میں سے ہوگا۔ (آل عمران آیت ۴۵)

حدیث شریف میں رسول کریم ﷺ سے مروی ہے کہ: ’’قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم حاکم اور عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ پس صلیب کو توڑیں گے اور لڑائی کو موقوف کردیں گے۔‘‘

(صحیح البخاری باب نزول عیسیٰ بن مریم ج۱ص۴۹۰)

اور دوسری جگہ حدیث میں مروی ہے کہ: ’’اللہ عیسیٰ ابن مریم کو مبعوث کرے گا۔ پس وہ نازل ہوں گے دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس‘ دو زرد چادروں میں ملبوس‘ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔‘‘

(رواہ المسلم ج۲ص۴۰۱ باب ذکر الدجال)

قرآن کریم اور احادیث کی شہادتوں کے بعد آگے چلتا ہوں اور یہ اس لئے ضروری تھا کہ جب آپ باقی مضمون کو ان آیات اور احادیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے پڑھیں گے تو صحیح تاثر سامنے آئے گا۔

آج سے تقریباً ۱۲۰ سال قبل ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے ملہم ہونے کا دعویٰ کیا۔ لوگوں نے درخور اعتناء نہ سمجھا۔ کیونکہ الہام کا دعویٰ بظاہر معمولی فضول بات تھی۔ دوسرے وہ شخص آریہ سماج اور عیسائیوں کے خلاف مضامین لکھ کر (بظاہر) اسلام کے اوپر حملوں کا دفاع کر رہا تھا اور ان کو اسلام کے نام پر چیلنج کر رہا تھا۔ اس لئے لوگوں کا رجحان مثبت ہی رہا۔ اس کے بعد اس نے اسلام کی حمایت میں پچاس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب ’’براہین احمدیہ‘‘ لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا اور لوگوں سے اس کے لئے ایڈوانس پیسے بھی اکٹھے کرنے شروع کردیئے۔ اور ۱۸۸۴ء تک اس کی چار جلدیں بھی شائع کردیں۔ ان کتابوں کے اندر الہامات کی آڑ میں اس نے اپنے آئندہ منصوبوں کی بنیادیں بھی رکھ دیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ: ’’مولویوں نے میرے الہاموں پر اس وقت اعتراض نہیں کیا۔ اس طرح وہ (علماء) پیچ میں پھنس گئے۔‘‘

(اربعین نمبر۲ص۲۱‘ خزائن ج۱۷ص۳۶۹)

خیر ان چار جلدوں کے شائع ہونے سے دو چار علماء نے (مجھے یقین ہے کہ انگریزوں کے ایماء پر) واہ واہ سبحان اللہ! کے ڈونگرے اپنے رسالوں اور اخباروں میں برسانے شروع کردیئے۔ جس سے سادہ لوح عوام کا اعتقاد ’’مرزا قادیانی کے اسلام کا پہلوان‘‘ ہونے پر اور بڑھ گیا۔ اور مرزا قادیانی کے اگلے ارادوں اور اقدامات کے لئے میدان کسی حد تک ہموار ہوگیا۔

(یہ علیحدہ بات ہے کہ اس کتاب کی پانچویں جلد اگلے ۲۳ سال بعد آئی اور اس کے شائع ہونے کے ساتھ ہی پچاس جلدوں کا وعدہ بقول مرزا قادیانی کہ: ’’پچاس اور پانچ میں نکتہ کا فرق ہے۔ (فلسفہ قادیانی پورا ہوگیا۔)

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷‘ خزائن ج۲۱ص۹)

خیر اس مشہوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۱۸۸۹ء میں مرزا قادیانی نے (بقول ان کے خدا سے الہام پاکر) مجدد ہونے کا دعویٰ کردیا۔ چونکہ ایک اچھی پلاننگ اور کامیاب پروپیگنڈہ کے ذریعہ اسلام کے چمپئن اور محافظ کے طور پر مشہور ہوچکے تھے۔ اس لئے اس کے اس دعویٰ کے وقت اکا دکا آوازیں مخالفت میں اٹھیں مگر بالعموم اس دعوے کے متعلق بھی معمولی سی قیل وقال کے بعد خاموشی چھا گئی۔ جب مرزا قادیانی نے دیکھا کہ اس کی دکان چل نکلی ہے تو اس بار اس نے

زیادہ لمبا عرصہ انتظار نہیں کیا اور اپنے سابقہ عامۃ المسلمین والے متفقہ عقیدہ کے برخلاف دعویٰ کر دیا کہ خدا نے الہاماً اس کو بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور اپنی کتاب توضیح المرام ص۸' خزائن ج۳ ص۵۴ میں لکھا کہ: ''قرآن کریم میں تین جگہ وفات عیسیٰ کا ذکر ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۵۹۸' خزائن ج۳ ص۴۲۳)

اگلی کتاب میں یہ ذکر تیس جگہ بن گیا۔ یہاں اس بات کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ سرسید احمد خان بانی علی گڑھ کالج نے ۱۸۷۲ء میں یہ اپنی تفسیر میں لکھا تھا کہ: ''قرآن کریم میں تین جگہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ الہاماً وفات عیسیٰ کی خبر پانے کے بعد ساتھ ہی ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مثیل عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کر دیا۔''

(ازالہ ص۱۹۰' خزائن ج۳ ص۱۹۲)

اب لوگ چونکے اور بہت سارے دور اندیش لوگوں نے محسوس کر لیا کہ بات یہاں رکتی نظر نہیں آتی۔ مخالفت کا شور اٹھا۔ لیکن (میرے خیال کے مطابق انگریزوں کے اشارے پر بعض نام نہاد علماء جن کو انگریزوں نے نامعلوم خدمات کی بناء پر چار مربع زمین بھی دی تھی) اور اس قبیل کے چند دوسرے لوگوں نے مرزا قادیانی کے مخالفین کے خلاف آوازیں اتنے زور شور کے ساتھ بلند کیں کہ سنجیدہ اور بادلیل مخالفت ان کے شور میں دب گئی اور بے معنی اور بے دلیل مخالفت کی نورا کشتی نے نہ صرف سنجیدہ طبقہ کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ بلکہ مرزا قادیانی کو شہرت ملی اور جسد اسلام میں پنجے گاڑنے کے لئے اس کے ہاتھ بھی مضبوط کئے۔ اس طرح مرزا قادیانی باوجود اپنی تردیدوں کے مثیل مسیح سے مسیح موعود بنا۔ اس کے بعد مثیل محمدؐ بنا اور اسی طرح اپنے آپ کو ترقی دیتا گیا۔ اور: ''کشفاً خدا تک بن گیا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴' خزائن ج۵ ص ایضاً)

اور اپنے خدائی کے موقف تک پہنچنے کے لئے اس نے اتنی قلابازیاں کھائیں ہیں کہ غالباً یہ راتوں رات اپنے موقف بدلنے والے سیاست دانوں نے اسی سے سیکھا ہے۔

میں یہاں مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مختلف اوقات میں مختلف موقف بغیر کسی عالمانہ بحث کے پیش کروں گا۔ کیونکہ جید علمائے کرام اس بحث میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اس کے بعد میں مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور اس کی روشنی میں مرزا قادیانی کی زندگی کا مختصر سا جائزہ پیش کروں گا۔

حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ ص۴۹۹' خزائن ج۱ ص۵۹۳)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ: ''حضرت مسیح انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے۔''

(براہین احمدیہ ص۳۶۱ حاشیہ خزائن ج۱ ص۴۳۱)

اور جگہ مرزا قادیانی کے متعلقین لکھتے ہیں کہ: ''ان الہامات کے نزول کے ساتھ تصرف الٰہی سے یہ ہوا کہ آپ پر اپنی بعثت کے ابتدائی ایام میں یہ راز بالکل نہیں کھلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح بنا کر بھیجا ہے اور آپ نے براہین احمدیہ

حصہ چہارم میں یہ رسمی عقیدہ بھی درج فرمادیا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔“

(تاریخ احمدیت ج۲ ص۳۰ طبع اول)

ان حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا پہلے ایمان یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اس کتاب میں اس نے اپنا یہ عقیدہ لکھا ہے جس کے بارے میں مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ:”مستحکم کتاب ہے اور رسول کریم ﷺ نے اس کتاب کے بارے میں خواب میں خوشنودی کا اظہار کیا ہے اور شیریں میوہ قرار دیا ہے۔“

(براہین احمدیہ ص ۲۲۸‘ خزائن ج۱ ص ۲۷۵)

اس کتاب کو جس کا نام بقول مرزا قادیانی کے مستحکم دلائل کی وجہ سے قطبی کہا تھا کو بھول گیا اور الہام ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور اس اعلان کے ساتھ پلاننگ کا اگلا حصہ شروع ہوگیا۔ اب مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ فوت ہوچکے ہیں اور اب وہ اس دنیا میں دوبارہ نہیں آئیں گے۔ اس لئے ان کی آمد ثانی کے متعلق جو احادیث ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ:”ان کا کوئی مثیل آئے گا اور خدا نے مجھے (یعنی مرزا قادیانی ناقل) الہاماً بتایا ہے کہ وہ مثیل عیسیٰ میں (مرزا قادیانی) ہوں۔“

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹‘ خزائن ج۳ ص ۱۹۷)

اس پر شور پڑا اور لوگوں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ جس مسیح یا عیسیٰ ابن مریم کا وعدہ دیا گیا ہے آپ اس مسیح کا دعویٰ کررہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے فوراً تردید کردی اور کہا کہ:

”اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں .... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ مفتری اور کذاب ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۱۹۰‘ خزائن ج۳ ص ۱۹۲)

اب دیکھئے کہ آج مرزا قادیانی کی جس کتاب کو دیکھیں اس کے ٹائٹل پر نام مرزا غلام احمد مسیح موعود (نعوذ باللہ) لکھا ہوتا ہے۔ اب اس میں کئی باتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلی تو یہ ہے کہ کس صفائی سے لوگوں کے منہ میں لفظ ”مسیح موعود اور مسیح ابن مریم“ ڈالا جارہا ہے۔ یہاں مسیح موعود کا تو سوال ہی نہیں تھا۔ بلکہ سوال یہ تھا کہ مثیل کہاں سے آگیا؟۔ کیونکہ احادیث میں مثیل کا ذکر نہیں تھا۔ بلکہ ابن مریم کا ذکر تھا۔ اور مرزا قادیانی مثیل کہاں سے کیوں اور کیسے بن گیا؟۔ اب مزے کی بات یہ ہے کہ جس بات کی تردید کررہا ہے اور جس پر لوگوں کو کذاب اور مفتری قرار دے رہا ہے اب تھوڑا عرصہ نہیں گزرا کہ وہی دعویٰ کردیا۔ یعنی کہ میں (مرزا قادیانی) مسیح موعود ہوں۔ لکھتا ہے کہ:”میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔“

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸‘ خزائن ج۱۷ ص ۲۹۵)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:”مجھے اس خدا کی قسم جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات ج۱۲ ص ۳۳۵)

اب یہ قارئین خود فیصلہ کرلیں کہ کتنے کم فہم لوگ تھے جنہوں نے مرزا قادیانی کے ارادوں کو بھانپ لیا؟۔ لیکن

اب یہ بھی دیکھیں کہ مرزا قادیانی کے بقول جن لوگوں نے مرزا قادیانی پر عیسیٰ ابن مریم ہونے کا الزام لگایا تھا وہ مفتری اور کذاب تھے اور کتنے بڑے مفتری اور کذاب تھے؟ مرزا قادیانی کی یہ تحریر خود بتارہی ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اس (یعنی اللہ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا......... پھر دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی۔ پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی......... مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں......... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے عیسیٰ بن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص ۴۷'۴۸'خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

اب ایک سوال اور سامنے آیا کہ آنحضرت ﷺ نے جس عیسیٰ بن مریم کی خبر دی تھی وہ تو حاکم اور عادل کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور حکومت وخلافت کی ذمہ داری ادا کریں گے۔ لیکن مرزا قادیانی بطور حاکم کے تو کیا آتا بلکہ جو اپنے علاقے کی حکومت اس کے خاندان کے پاس تھی وہ بھی اس کی پیدائش سے قبل اس کے دادا کے دور میں ہی تقریباً چھن چکی تھی؟۔ اور مرزا قادیانی اپنی مالی اور خاندانی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ: ''ہماری (مرزا قادیانی! ناقل) حالت ایک معمولی درجے کے زمیندار جیسی ہوگئی تھی۔ (کتاب البریہ ص ۱۶۹' خزائن ج ۱۳ ص ۱۸۷ ملخص)

اس اعتراض کے جو جواب مرزا قادیانی نے دیئے ہیں اس میں مزے کی بات تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی جس بات کا اپنے ''خدائی الہامات'' کے ذریعہ دوسروں کو یقین دلانے کی کوشش کررہے تھے اس پر خود ان کو بھی یقین نہیں تھا۔ ان میں سے دو حوالے پیش خدمت ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا میں حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ بلکہ غربت اور درویشی کے رنگ میں آیا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۰۰' خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اور دوسری جگہ لکھتا ہے کہ: ''ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتے ہیں۔ اور ممکن ہے......... اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۹۶' خزائن ج ۳ ص ۲۵۱)

اب آپ ان تاویلوں اور الہامات پر کیا کہیں گے؟۔

اب مرزا قادیانی مزید ثبوت یا لوگوں کے دل میں یہ خیال پختہ کرنے کے لئے کہ وہ عیسیٰ السلام سے کتنے مشابہ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی مسیحیت کی دیوار زیادہ تر مشابہت کی بنیاد پر کھڑی کی تھی۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔'' (براہین احمدیہ ص ۴۹۹' خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

جب لوگوں نے سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو معجزے دکھائے ہیں۔ لیکن اس مثیل مسیح نے کیا دکھایا

ہے؟۔اس پر مرزا قادیانی نے جواب میں اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن ج ۳ میں جو خامہ فرسائیاں حضرت عیسیٰ کی ذات پر کی ہیں ان میں سے کچھ نمونہ جات حاضر ہیں:

(۱)...... ’’اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۶، خزائن ج ۳ ص ۱۰۵)

(۲)...... ’’بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۷، خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۳)...... ’’اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی ابتر ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑے گی۔ لڑائیاں ہوں گی۔ قحط پڑیں گے۔‘‘ (ایضاً)

(۴)...... ’’اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔‘‘ (ایضاً)

اور بھی بہت سی موشگافیاں بیان کی ہیں مرزا قادیانی نے۔ لیکن اختصار کی وجہ سے نہیں دے رہا۔

(۵)...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی معاف نہیں کیا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ’’حضرت موسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت میں ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں امید باندھ لی تھی۔‘‘ (ایضاً)

لیکن کسی اعتراض سے بچنے اور اشک شوئی کی خاطر اب ان الزامات یا اتہامات کو بیان کرنے کی غرض و غایت بتاتے ہوئے آئندہ کے لئے اپنی غلط پیشگوئیوں کی راہ بھی صاف کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہی الزامات کے بعد لکھتا ہے کہ: ’’غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں۔ مگر یہ غلطی نفس الہام میں نہیں بلکہ سمجھ اور اجتہاد کی غلطی ہے۔ چونکہ انسان تھے اور انسان کی رائے خطا اور صواب دونوں کی طرف جا سکتی ہے۔ اس لئے اجتہادی طور پر یہ لغزشیں پیش آ گئیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۸، روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

قادیانیوں سے ایک سوال؟

بات جو بھی کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ یہ تو ایسا ہی ہوا کہ میں دعویٰ کروں کہ یہ جو نوکری ہے اس کے لئے تم جس امیدوار کا انتظار کر رہے تھے وہ تو فوت ہو گیا ہے اور اس وجہ سے نہیں آ سکتا۔ لیکن اس کوالیفکیشن کے ساتھ میں آ گیا ہوں جس کوالیفکیشن والے شخص کی آپ کو ضرورت ہے۔ اب مجھے کہتے ہیں کہ بھئی اپنی کوالیفکیشن ثابت کرو جو ہماری ضرورت ہے؟ تو میرا جواب یہ ہو کہ جس امیدوار کی تم امید لگائے بیٹھے تھے اور جو مر چکا ہے۔ اس نے تو یہ امتحان بھی نقل سے پاس کیا تھا۔ فلاں ڈگری بھی جعلی تھی۔ ڈومیسائل بھی صحیح نہیں تھا۔ وغیرہ وغیرہ! تو کیا یہ صحیح طریقہ ہوگا؟۔ یا مجھے اپنی کوالیفکیشن

سامنے رکھنی چاہئے؟۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ اس کوالیفلیشن کی صحت پر اس سے پہلے بھی اعتراض نہیں ہوا اور اس سٹینڈرڈ کو اس نوکری کے لئے ایک سٹینڈرڈ قرار دیا چکا ہے۔ اب بجائے دوسروں کی غلطیوں یا خامیوں کی نشاندہی کے اپنا سٹینڈرڈ ثابت کرو کہ تم اس کے اہل ہو یا نہیں؟۔

مرزا قادیانی نے اور بھی بہت سی موشگافیاں (توہین) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دوسری کئی کتابوں میں بھی دکھائی ہیں اور ان کا جواز یہ بتایا ہے کہ یہ اس لئے کی ہیں کہ عیسائیوں نے ہمارے نبی ﷺ کی توہین کی ہے۔ اس لئے جواباً سخت زبان استعمال کی گئی ہے۔ میرے نزدیک یہ صرف عذر لنگ ہے اور مجھے یقین ہے کہ زیادہ تر قارئین بھی میری اس بات سے اتفاق کریں گے۔ کیونکہ اگر ہم صرف اوپر والے حوالوں کو ہی دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی چھپے ہوئے خبط عظمت میں مبتلا ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ بھی لینا چاہتے ہیں پر اس دعوے کے ساتھ کہ یہ (مرزا قادیانی) حضرت عیسیٰ سے (نعوذ باللہ) بہتر ہیں۔ میری اس بات کی تصدیق مرزا قادیانی کی دوسری بہت سی تحریرات سے ہو جاتی ہے۔ جسے میں طوالت کے خوف سے یہاں شامل نہیں کر رہا۔ آئندہ انشاء اللہ! کسی دوسرے مضمون میں ان چیزوں کا بیان ہوگا۔

اب میں مزید حوالے پیش کروں گا جس میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے اور ساتھ ہی مرزا قادیانی کے بارے میں کچھ مواد پیش کروں گا اور قارئین پر یہ فیصلہ چھوڑوں گا کہ آیا جو الزامات یا اتہامات مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے ہیں آیا وہ خود مرزا قادیانی پر بھی منطبق ہوتے ہیں یا نہیں؟۔ اس لئے کہ جب مثیل مسیح یا مسیح موعود ہونے کا مرزا قادیانی کو دعویٰ ہے تو مماثلت کے لئے مسیح علیہ السلام کے متعلق مرزا قادیانی کے بیان کردہ اتہامات مرزا قادیانی میں ہونے ضروری ہیں۔ تب ہی مرزا قادیانی مثیل مسیح یا مسیح موعود بنے گا؟۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی بدزبانیاں

(۱)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ”ہاں! آپ کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ناقل) گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

آگے ایک جگہ مرزا قادیانی کتنی اچھی بات لکھتا ہے۔ میری طرح یقیناً آپ بھی مرزا قادیانی کی اس بات کی تائید کریں گے۔ لکھتا ہے کہ: ”ناحق گالیاں دینا سلفوں اور کمینوں کا کام ہے۔“ (ست بچن ص۲۱، خزائن ج۱۰ص۱۳۳)

لیکن مرزا قادیانی کے ان ارشادات کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟۔ اور بیسیوں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴، خزائن ج۲۲ص۴۴۵)

اب میں اس پر کیا تبصرہ کروں؟۔ ایسی بے شمار مثالیں ہیں۔ میں صرف ایک آدھ بطور نمونہ دے رہا ہوں۔

(۲)...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مزید لکھتا ہے کہ: ”یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) درحقیقت

بوجہ بیماری مرگی دیوانہ ہوگیا تھا۔'' (ست بچن ص ۱۷۱ خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵)

آیئے دیکھیں مرگی کو ہسٹیریا بھی کہتے ہیں۔اس کا کوئی مرزا قادیانی کی زندگی میں بھی رول ہے؟۔ ذرا دل تھام کر مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی مرتب کردہ کتاب سیرت المہدی میں مرزا قادیانی کے سالے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کے حوالے سے لکھتا ہے کہ:''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود(مرزا قادیانی) سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی ج ۲ ص ۵۵)

(۳)...... مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں کہتا ہے کہ:''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی عادت بھی تھی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵' خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

مرزا غلام احمد قادیانی کے نشانات

اب میں مرزا قادیانی کا ''سچ'' پیش کرتا ہوں۔اپنے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔پڑھیے اور سر دھنیے:

''اگر اس طرح سے ہم حساب کریں تو نشانات پچاس لاکھ تک پہنچتے ہیں۔'' (ملفوظات ج ۴ ص ۲۴۳)

ان پچاس لاکھ نشانوں کو اگر ہم مرزا قادیانی کی پیدائش کے لمحے سے لے کر وفات کے لمحے تک اس (مرزا قادیانی) کی زندگی پر تقسیم کریں تو ہر ساڑھے سات منٹ پر ایک نشان ظاہر ہوتا ہے۔گویا خود تو پیدا ہوئے ہی تھے ساتھ ساتھ نشانات بھی پیدا کرنے شروع کر دیئے۔اتنی جلدی جلدی تو بکٹیریا بھی پیدا نہیں ہوتے جتنی تیزی سے مرزا قادیانی کے نشانات پیدا ہوئے۔

(۴)...... مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے بارے میں کہتا ہے کہ:''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۴' خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

مرزا قادیانی پہلے اپنے ماتم سے تو فارغ ہولیں۔کیونکہ مرزا قادیانی کی بھی تو بہت ساری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ان میں چار تو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔اول:......عبداللہ آتھم والی۔دوم:......عبدالحکیم والی۔سوم:......مولوی ثناءاللہ صاحب والی اور چہارم:......محمدی بیگم والی۔

(۵)...... مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم پر خیال آرائی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:''نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے پہاڑی تعلیم جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی ہے عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶' خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات کو اس (مرزا قادیانی) نے اپنا الہام قرار دے دیا

ہے۔ان میں سے مثال کے طور پر یہ دو آیات:

۱...... ”وما ارسلناك الا رحمة اللعالمين۰“ (تذکرہ طبع سوم ص۸۳،۳۹۶)

۲...... ”هوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودين الحق۰“ (تذکرہ ص۴۵،۳۴۱)

کئی دہائیاں گزر گئیں ان آیات اور دوسری آیات کی چوری پکڑے ہوئے۔لیکن آفرین ہے قادیانیوں کی ڈھٹائی پر کہ شرمندہ تو دور کی بات ہے کہیں شرمندگی کی معمولی سی جھلک کے آثار بھی نہیں۔اگر کسی صحیح نبی کے پیروکار ہوتے تو شرم محسوس کرتے؟۔

(۶)...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اخلاقی تعلیم کے ذکر میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:”پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔“ (چشمہ مسیحی ص۱۱،خزائن ج۲۰ص۳۴۶)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ایک نظم میں لکھتا ہے کہ:

گالیاں سن کر تم دعا دو
پا کے دکھ تم آرام دو

(درثمین اردو ص۳۶)

اور اس کا بیٹا مرزا محمود اپنی ایک نظم میں کہتا ہے کہ:

چھوڑ دو رنج وعداوت ترک کردو بغض وکیں
پیار والفت کو کرو تم جان ودل سے اختیار

(کلام محمود حصہ اول ص۶۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم

کتنی اچھی تعلیم ہے۔آیئے دیکھیں کہ نمونہ بھی اتنا ہی اچھا ہے؟۔مرزا قادیانی پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے بارے میں ”اپنے پیار کے جذبات“ کا اظہار ایسے کرتا ہے کہ:

”کذاب،خبیث،مردود،بچھو کی طرح نیش زن،اے گولڑہ کی زمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی۔پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔“ (اعجاز احمدی ص۷۵،خزائن ج۱۹ص۱۸۸)

اب دیکھیں کہ کیا اخلاق ہے پیر صاحب کو تو جو کہا یا نہ کہا بعد کی بات۔مگر اس گولڑہ کی زمین کا کیا قصور ہے کہ مرزا قادیانی اس پر بھی غضب نازل کر رہا ہے اور بھی تا قیامت؟۔

(۷)...... مرزا قادیانی اپنی اعتراضات کی تلوار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی پیشگوئیوں پر چلاتے ہوئے کہتا ہے کہ:”اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے۔قحط پڑیں گے۔لڑائیاں ہوں گی۔پس اس ناداں اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴،خزائن ج۱۱ص۲۸۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیاں

مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں اور الہاموں اور وحیوں پر مشتمل کتاب کا نام تذکرہ ہے۔اس کا دوسرا ایڈیشن آٹھ سو چالیس صفحات اور ''چار سو بیس'' اوراق پر مشتمل ہے۔اس میں بے شمار زلزلوں اور تباہیوں کی گول مول خبریں دی ہیں۔ان میں سے چند ایک بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:

(۱)............''رویا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے''زلزلہ کا ایک دھکا۔'' (تذکرہ ص۵۰۸)

(۲)............''زلزلہ کا دھکا۔'' (اشتہار ۱۸/اپریل ۱۹۰۵ء تذکرہ ص۵۱۷)

(۳)............''رویا دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔'' (تذکرہ ص۵۴۲)

(۴)............''زمین تہ و بالا کر دی۔'' (تذکرہ ص۵۴۵)

(۵)............''لنگر اٹھا دو۔'' (تذکرہ ص۵۴۵)

(۶)............الہام ہوا''اس پر آفت پڑی۔'' (تذکرہ ص۵۵۱)

(۷)............وحی ہوئی''زندگیوں کا خاتمہ۔'' (تذکرہ ص۵۷۱)

(۸)............''کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔'' (تذکرہ ص۵۷۱)

(۹)............''کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں۔'' (تذکرہ ص۶۰۷)

(۱۰)............''آفتوں اور مصیبتوں کے دن۔'' (تذکرہ ص۶۱۲)

(۱۱)............''لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا۔'' (تذکرہ ص۷۰۴)

(۱۲)............''میرا دشمن ہلاک ہو گیا۔'' (تذکرہ ص۷۰۵)

(۱۳)............''ایک وبا پڑے گی۔'' (تذکرہ ص۷۴۰)

(۱۴)............''راز کھل گیا۔'' (تذکرہ ص۷۰۹)

(۱۵)............''فلاں کو پکڑ و اور فلاں کو چھوڑ دو۔'' (تذکرہ ص۷۱۰)

(۱۶)............''ایک اور قیامت برپا ہوئی۔'' (تذکرہ ص۷۱۰)

(۱۷)............''یہ دو گھر ہی مر گئے۔'' (تذکرہ ص۷۱۲)

(۱۸)............''زلزلہ آنے کو ہے۔ہمارے لئے عید کا دن۔'' (۹/مارچ ۱۹۰۶ء تذکرہ ص۵۹۲)

(۱۹)............''اے بسا خانہ دشمن کہ تو ں ویراں کر دی۔'' حاشیہ میں لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تو نے دشمنوں کے گھر ویران کئے۔'' (تذکرہ ص۷۱۴)

نوٹ:اس کے علاوہ بھی دو ر چار نمونے الہامات کے پیش کرتا ہوں:

(۲۰)............''ایک دانہ کس کس نے کھانا۔'' (تذکرہ ص۵۸۸)

(۲۱)............الہام ہوا ''اے ورڈز اینڈ نو گولز۔'' (تذکرہ ص۵۸۶)

(۲۲)............''دیکھو ے میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا ہے۔'' (تذکرہ ص۵۸۹)

(۲۳)............''ایک ارادت مند لدھیانہ میں ہے۔'' پھر اس کے مکان کا پتہ مجھے بتلایا گیا اور نام بھی بتایا گیا جو مجھے یاد نہیں۔'' (تذکرہ ص۵۹)

ایسے اور بے شمار نمونے مرزا قادیانی کی کتابوں میں آپ کو ملیں گے۔ اے ہوشیار مذہبی دکاندار کی اولاد اور...... تم لوگ اب کس منہ سے یہ سودا بیچ رہے ہو؟۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی شرافت

(۸)...... مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (نعوذ باللہ) صفات محمود کا بیان تو ایسے کیا ہے کہ ذاتی تجربہ کے باوجود شرفاء کسی کے بارے میں ایسی بات نہیں کہتے۔ پڑھئے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ ہیں۔ ہیجڑہ ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرا اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی نمونہ نہ دے سکے۔'' (نور القرآن ص۷، خزائن ج۹ ص۳۹۲)

اب ہم ذرا مرزا قادیانی کی اپنی زندگی میں جھانکتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی والدہ کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر ''پھجے دی ماں'' کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔'' (سیرت المہدی ج اول ص۳۳ مرتبہ مرزا بشیر احمد ایم اے)

یاد رہے کہ مرزا قادیانی کی شادی پھجے کی ماں سے تقریباً ۱۸۵۵ء میں ہوئی تھی اور مرزا بشیر کی والدہ (نصرت جہاں) سے ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی۔ مرزا فضل احمد تقریباً ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس کے بعد دوسری شادی تک ۲۴ سال کوئی بچہ نہیں ہوا۔ وجہ کوئی بھی ہو۔ مگر کیا ۲۴ سال تک اپنی بے بیوی سے بے رغبتی نبیوں کا کام ہے؟۔ ایک عورت کو اگر سزا ہی دینی ہے تو کیا اتنی لمبی سزا جائز ہے؟۔ کیا ازواج سے سچی اور کامل معاشرت کا نمونہ یہی ہے؟۔ جب آپ ایک لمبا عرصہ بیوی کے حقوق پورے نہیں کریں گے تو وہ کس کس رنگ میں رنگین نہیں ہوگی؟۔ لیکن اب دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے دین سے بے رغبتی کے باعث ''مباشرت ترک کی تھی'' یا کوئی اور وجہ تھی؟۔ مذہب سے بے رغبتی تو بہانہ تھا۔ اصل وجہ مرزا قادیانی خود بیان کرتا ہے کہ:

''میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد

سرعت دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں۔ جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔ اس لئے میری حالت مردی کالعدم تھی۔''
(تریاق القلوب ص ۶۵ ،خزائن ج ۱۵ ص ۲۰۳)

لیکن یہیں پر بس نہیں کرتا بلکہ بقول خود قوت مردی کالعدم ہونے کے باوجود اس نے نصرت جہاں بیگم سے دوسری شادی کی اور مرزا قادیانی کے اپنے کہنے کے مطابق کئی ماہ تک اپنے کو عورت کے قابل نہیں محسوس کرتا تھا۔ کہتا ہے کہ:

''جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا۔''

(مکتوبات احمدیہ ج پنجم حصہ دوم ص ۲۱ خط نمبر ۱۴)

قادیانیوں سے سوال

اگر آپ ایک غیرتمند مرد ہیں تو آپ سوچیں کہ کسی بھی وجہ سے اگر ایسی حالت ہوتی ہے تو کیا آپ ان حالات میں پہلے شادی کریں گے۔ یا پہلے علاج کروانے کے بعد شادی کریں گے؟۔ اگر ماں یا باپ ہیں ایک بیٹی کے تو ایسی بیماریوں اور کالعدم قوت مردی کے حامل کسی مرد کو اپنی بیٹی بیاہیں گے؟۔ بلکہ اگر کوئی ایسا رشتہ آئے گا تو کیا آپ ایسے رشتہ کے بارے میں سننے کے بھی روادار ہوں گے؟۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی واضح ہدایت کے مطابق کہ ایسے مواقعوں پر قول سدید سے کام لو اور ان کو اپنے ایسے حالات کھول کر بتاؤ۔ جن سے آئندہ زندگی میں کوئی فساد نہ بن سکے۔ اپنی ایسی حالت (کالعدم قوت مردی) کا لڑکی کے والدین کو بتایا تھا؟۔ اسلام کی تعلیمات بتاتی ہیں کہ انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم ہے اور حقوق العباد پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کیا مرزا قادیانی نے جبکہ پہلی بیوی کے حقوق ہی نہ ادا کر رہا تھا ایسی حالت میں ایک اور شادی کر کے ازدواجی حقوق اور حقوق العباد کی خلاف ورزی نہیں کی؟۔ پھر قابل غور فقرہ کہ: ''میں نے صبر کیا۔'' ان دو عورتوں نے جس طرح خاموشی سے اس ظلم کو برداشت کیا ان کے حقوق میں کوئی کلمہ خیر نہیں۔

حقوق انسانی اور مرزا غلام احمد قادیانی

کیا اتنی واضح انسانی حقوق کی پامالی کے بعد کوئی ولی تو چھوڑ نیک آدمی بھی کہلا سکتا ہے۔ کجا کہ دعوئ نبوت ہو؟۔ اور خود اس صفات محمودہ سے بے بہرہ ہونے کے باوجود کس طرح اپنے نبی پر اپنی زبان طعن دراز کر رہا ہے؟۔

احمدی کہلانے والو! آنکھیں کھولو! کس کو نبی مان رہے ہو۔ جو اپنے اہل بیت کے بھی حقوق ادا کرنے پر قادر نہیں؟۔ تمہارے کون سے حقوق ادا کرے گا؟۔ جو زندگی کے انتہائی اہم موڑ پر قول سدید کو چھپاتا ہے تمہاری کون سے نیک کام میں رہنمائی کر سکتا ہے؟۔ جو رسول کریم ﷺ کی اس انتہائی اہم حدیث سے آنکھیں بند کر کے کہ: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا سلوک اس کے گھر والوں سے بہتر ہے۔'' صرف اپنے نفس کی تسکین کے لئے ہر چیز کو چھپاتے ہوئے ایک کنواری سے شادی کرتا ہے۔ مگر اس کے حقوق ادا کرنے کے قابل نہیں تو وہ تمہیں کیسے سیرت اور تعلیم نبوی کی صحیح راہ دکھا سکتا ہے؟۔

(۹)...... مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اتنا کچھ کہنے کے باوجود بھی مطمئن نہیں ہوا اور آخر ایک فقرے میں اپنا سارا بغض منتقل کرتا ہوا لکھتا ہے کہ:

’’کاش ایسا شخص دنیا میں آیا نہ ہوتا۔‘‘ (نورالقرآن ص۴۲ خزائن ج۹ ص۴۱۷)

مرزا قادیانی کو زندگی میں کم از کم ایک سچا الہام بھی ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ: ’’وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔‘‘ (آگے حاشیہ میں لکھا ہے کہ اس کی تصریح نہیں کی گئی۔) (تذکرہ ص۶۵۷ طبع دوم مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب جس کو خدا خود کہہ رہا ہے کہ تمہارا کام میری مرضی کے موافق نہیں ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنے کام اور بات پر زور دے رہا ہے تو ایسے شخص کے لئے یقیناً آپ بے اختیار کہہ اٹھیں گے کہ:...... کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔

ایسے اور بے شمار فضول قسم کے اعتراضات مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر کئے ہیں۔ مضمون پہلے ہی کافی طوالت اختیار کر گیا ہے۔ اس لئے انشاءاللہ مزید آئندہ کسی مضمون میں بیان کروں گا۔ ویسے بھی یہ مضمون میری زیر تصنیف کتاب میں سے ہے۔ کتاب میں انشاءاللہ! اس پر کچھ مزید روشنی ڈالوں گا۔

☆......☆

پشاور میں مزید دس قادیانیوں کا قبول اسلام

الحمدللہ! اٹلی کی قادیانی جماعت کے مرکزی رہنما رحمت اللہ خان کی اپنے اہل خانہ کے ہمراہ قادیانی مذہب پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرنے کی خبروں کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ پشاور کے علاقہ شیخ محمدی میں مزید دس قادیانیوں نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ پشاور میں گزشتہ دنوں ۱۰۷ قادیانیوں کے قبول اسلام کے بعد قبول اسلام کا یہ دوسرا بڑا واقعہ ہے جو چند روز کے وقفہ سے رونما ہوا ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں جاری شدہ خبر کی تفصیل درج ذیل ہے:

’’پشاور (نمائندہ خصوصی) پشاور کے علاقہ شیخ محمدی میں دس قادیانیوں نے پشاور کی مشہور دینی درسگاہ امدادالعلوم جامع مسجد درویش میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس موقع پر ان افراد نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتے ہیں اور یہ کہ حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور وہ قیامت کے قریب دوبارہ اس دنیا میں آسمانوں سے نازل ہوں گے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اقرار کیا کہ امام مہدی اس امت میں حضور ﷺ کی اولاد میں پیدا ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمانوں سے زمین پر نازل ہوں گے تو امام مہدی اس وقت زمین پر مسلمانوں کے خلیفہ کی حیثیت سے موجود ہوں گے۔ اس موقع پر نومسلموں نے اقرار کیا کہ ہم فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعوؤں میں جھوٹا یقین کرتے ہیں اور علمائے اسلام کے فتویٰ کے مطابق اسے کافر' کاذب' دجال اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی یا بروزی نبی' مسیح موعود' مہدی' مجدد یا مصلح ماننے والے اس کے پیروکار' خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری' کافر ہیں۔ آج کے بعد ہمارا قادیانی یا لاہوری جماعت سے عقیدہ اور مذہب کے لحاظ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ ہم ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم اور اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔‘‘

مولانا اللہ وسایا

بارہ لاکھ...... مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین

قادیانی اس کیس کا فیصلہ کریں

گزشتہ شمارہ میں اللہ بخش ناظر امور عامہ چناب نگر کے پچھتر لاکھ روپے کے فراڈ اور مرزا مسرور کی چشم پوشی پر اظہار خیال کیا تھا۔ اس شمارہ میں حکیم نورالدین اور مرزا قادیانی کے بارہ لاکھ روپے کے فراڈ کو پیش کر کے قادیانیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کیس کا فیصلہ کریں۔ ادارہ!

فقیر کی تاریخ پیدائش ۱۴/ دسمبر ۱۹۴۵ء/ مطابق ۱۰/ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ/ بروز جمعہ ہے۔ قمری اعتبار سے ۵۹ سال اور شمسی اعتبار سے ۵۸ سال پورے ہو رہے ہیں۔ تقریباً چوبیس سال کی عمر میں ۱۹۶۷ء/ ختم نبوت جماعت کے پلیٹ فارم سے کام کرنے کی سعادت سے اللہ تعالیٰ نے سرفراز فرمایا۔ اس محاذ پر جب کام شروع کیا داڑھی پوری اتر چکی تھی۔ اب مکمل سفید ہوگئی ہے۔ چھتیس سال سے قادیانیت اور رد قادیانیت کا لٹریچر پڑھتے عمر گزری ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں کہ: ’’ختم نبوت کا کام کرتے کرتے مروں اور مرتے مرتے کام کروں‘‘ والا معاملہ ہو جائے تو رحمت حق سے اور کیا چاہیے؟۔‘‘

قارئین کرام! اس داستان آرائی سے یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ اس چھتیس سال کے عرصہ میں جب بھی کسی قادیانی کتاب کو اٹھا کر دیکھا تو قادیانیوں کا کوئی نہ کوئی نیا ایسا فریب سامنے آیا کہ عقل دنگ رہ گئی۔ آج ۹/ دسمبر ۲۰۰۳ء/ جرمنی میں تازہ قادیانیت کو ترک کر کے مسلمان ہونے والے ہمارے بھائی محترم جناب شیخ راحیل احمد صاحب کا مضمون جرمنی سے بذریعہ فیکس موصول ہوا۔ اس کے حوالہ جات اصل قادیانی کتب سے موازنہ کر رہا تھا کہ مکتوبات احمد یہ جلد پنجم حصہ دوم کی ضرورت پڑ گئی۔ یہ جلد مرزا غلام احمد قادیانی کے ان مکتوبات پر مشتمل ہے جو حکیم نورالدین قادیانی کے نام مرزا قادیانی نے تحریر کئے تھے۔ اس کتاب کے ص ۳۵ مکتوب نمبر ۲۵ پر نظر پڑی تو ایک نئی بات کا انکشاف ہوا۔ فریب' دھوکہ' حب مال کا شاخسانہ ہے۔ میرے خیال میں آج تک شاید کسی بڑے سے بڑے فریبی وفراڈی دنیا دار نے یہ چال نہ چلی ہوگی جو مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین نے چلی۔ عقل حیران رہ گئی۔ ششدر رہ گیا کہ یا اللہ اس طرح کا مکروفریب تو کسی کمینے دنیا دار کو بھی شیطان نے نہ سکھلایا ہوگا۔ بلکہ میرے خیال میں شیطان کو خود یہ تدبیر نہ سوجھی ہوگی جو مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین قادیانی کو سوجھی۔ ایسی

چال چلی کہ فراڈ کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔

قارئین کرام! انگریز کے زمانہ میں اور اس وقت بھی محفوظ ذرائع سے رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ بھجوانے کے دو طریقے ہیں۔ بینک سے رقم بھجوانا یا ڈاک خانہ سے منی آرڈر وغیرہ کے ذریعہ سے۔ بینک سے رقم بھجوائیں تو ڈرافٹ وغیرہ! اس پر سرچارج اور سروس چارجز ادا کرنے کے علاوہ ڈرافٹ رجسٹرڈ ڈاک سے بھجوانا ہوگا۔ رقم زیادہ ہو تو اس پر خاصہ خرچ آتا ہے۔ منی آرڈر یا تار منی پر بھی خرچ آتا ہے۔ اب مرزا قادیانی کے پاس حکیم نورالدین اس زمانہ میں کشمیر سے پنجاب قادیان رقم بھجوانا چاہتا ہے۔ رقم بھی خاصی ہے۔ یعنی اس زمانہ میں پانچ سو روپیہ بھارتی جموں وکشمیر سے بھارتی پنجاب قادیان بھجوانی ہے جس زمانہ میں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر ایم اے کی سیرت المہدی ج اول ص۱۸۲ کے مطابق: ''ایک آنہ کا سیر گوشت ملتا تھا۔'' حساب لگائیں کہ:

۱...... ایک روپیہ کے سولہ آنے۔ ایک آنہ کا ایک کلو گوشت۔ تو پانچ سو روپے کا گوشت آٹھ ہزار کلو۔ اس زمانہ میں ملتا تھا۔ آج کل گوشت کی قیمت عموماً ڈیڑھ سو روپے کلو ہے۔ آٹھ ہزار کلو گوشت آج خریدنا چاہیں تو آٹھ ہزار کو ڈیڑھ سو سے ضرب دیں۔ یہ بارہ لاکھ روپیہ بنتا ہے۔

۲...... یا یوں حساب لگائیں کہ اس زمانہ کا ایک کلو گوشت ایک آنہ میں جو آج کل ڈیڑھ سو روپے کے برابر ہے۔ سولہ آنہ کو ڈیڑھ سو سے ضرب دیں تو چوبیس سو روپیہ بنتا ہے۔ گویا اس زمانہ کا ایک روپیہ آج کل کے چوبیس سو روپیہ کے برابر ہے۔ اس زمانہ کے پانچ صد روپیہ کی رقم آج کل کے حساب سے لگائی ہو تو چوبیس صد کو پانچ صد سے ضرب دیں۔ تو نتیجہ وہی بارہ لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔

چلیں حساب ہو گیا۔ بارہ لاکھ آج بینک سے یا ڈاکخانہ سے بھجوانے ہوں تو جتنا خرچہ آئے گا اتنا خرچہ نورالدین قادیانی کو پانچ صد روپیہ پر اس زمانہ میں خرچ کرنا پڑتا۔ آج کل مہنگائی کے چکر کو قادیانی نہ روئیں۔ حکیم نورالدین کے چکر کو دیکھیں کہ اس زمانہ میں پانچ صد روپیہ بھجوانے پر دس بارہ روپے بھی اس دور میں خرچ ہوتے تو روپے کے حساب کو سامنے رکھیں تو اس زمانہ کے دس بارہ روپے بھی آج کل کے حساب سے خاصی رقم تھی۔ مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین قادیانی اس خاصی رقم سے بچنے کے لئے کیا چال چلتے ہیں؟۔

سوچا کہ اگر پانچ صد روپیہ کا نوٹ لفافہ میں ڈال کر بھیج دیں۔ ظاہر ہے کہ اس دور میں بھی آج کل کی طرح لفافہ میں نوٹ ڈال کر بھیجنا خلاف قانون تھا۔ اور یہ اندیشہ بھی تھا کہ کہیں لفافہ سنسر ہو گیا یا کسی نے کھول کر پانچ صد روپیہ کا نوٹ نکال لیا تو مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین دنیا دار بننے کی طرح جو دس بارہ روپے خرچ نہیں کرتے وہ پانچ صد روپے ضائع ہونے یا مقدر نکال لینے پر ویسے ہی آنجہانی ہو جاتے۔

حکیم نورالدین نے ''باہمی مشورہ'' سے (اس باہمی مشورہ کے لفظ کو یاد رکھیں۔ اس کی خبر بعد میں لیں گے۔ پہلے مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین کی خبر قادیانی لے لیں) نورالدین نے پانچ صد روپے کے نوٹ کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑا بیکار ہے۔ اسے بھیجنا قانون کی خلاف ورزی نہیں۔ اس لئے کہ ردی کاغذ کا ٹکڑا ہے۔ کوئی

کھولے بھی تو ردی کاغذ کا ٹکڑا اس کے کس کام کا؟۔پہنچ گیا آدھا ٹکڑا نوٹ کا قادیان۔اب مرزا قادیانی نے اسے محفوظ کر کے حکیم نورالدین کو خط سے اطلاع دی کہ پانچ صد روپیہ کے نوٹ کا ایک قطعہ مل گیا ہے۔اب دوسرا بھیج دیں۔لیکن احتیاط کریں۔بارشیں ہیں۔بارش میں بھیگ کر ضائع نہ ہو جائے۔اس لئے کہ آج کل کی طرح ڈاکئے اس زمانہ میں بھی عام ڈاک کی زیادہ احتیاط نہ کرتے تھے۔اب کے دوسرا ٹکڑا بھیج دیں۔لیکن رجسٹرڈ ڈاک سے۔قادیان پہنچ گیا دوسرا ٹکڑا۔اب پانچ صد روپیہ کا نوٹ جوڑ کر مرزا قادیانی قادیان میں اور حکیم نورالدین کشمیر میں اس کامیاب ''انوکھے فراڈ'' پر جشن منائیں اور صدارت کرے اس جشن کی ابلیس، اور مبارک باد دے۔باپ بیٹے مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین کو کہ آپ نے وہ کر دکھایا جو آج تک میرے کسی چیلے کو کیا خود مجھے بھی نہ سوجھی تھی۔قارئین کرام! انتظار کی زحمت کو معاف فرمائیں اور پڑھیں مرزا قادیانی کے مکتوب کو:

مخدومی و مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'

''آج نصف قطعہ نوٹ پانچ سو روپیہ پہنچ گیا۔چونکہ موسم برسات کا ہے۔اگر براہ مہربانی دوسرا ٹکڑہ رجسٹری شدہ خط میں ارسال فرمائیں تو انشاءاللہ روپیہ کسی قدر احتیاط سے پہنچ جاوے۔''

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۱ جولائی ۱۸۸۷ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ دوم ص ۳۵ مطبوعہ راست گفتار پریس امرتسر)

اب قادیانیوں سے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کو اگر وہ مانتے ہیں تو ان کے نام پر۔نہیں تو شرف انسانیت کے نام پر (ان سے) اپیل ہے کہ وہ ہماری تمہیدات اور مرزا قادیانی کے خط کے مندرجات کو بار بار ٹھنڈے دل سے پڑھیں کہ ایسے فراڈیئے مذہبی رہنما تھے؟۔یا فراڈ کے چمپئن اور شیطان کے کان کترنے والے ٹھگ اور مکار؟۔

ہماری تلخ نوائی کو قادیانی معاف کریں۔ہم جب مرزا قادیانی کے ان بیہودہ افعال اور کفریہ اقوال کو دیکھتے ہیں اور پھر آپ لوگوں کی سادگی تو یہ امر ہمیں تلخ نوائی پر مجبور کر دیتے ہیں۔''باہمی مشورہ'' کا لفظ اس لئے لکھا کہ مرزا قادیانی نے لفافہ کھولتے ہی پانچ صد روپیہ کے ایک ٹکڑا کو دیکھتے ہی کوئی تعجب نہیں کیا۔بلکہ جھٹ سے اس کے ملنے کی اطلاع یابی کے لئے خط لکھ دیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام دونوں نے ''باہمی مشورہ'' سے کیا۔فرمایئے آپ کی کیا رائے ہے؟۔

ایک اور امر رہ جاتا ہے کہ کیا وہ دوسرا ٹکڑا پانچ صد روپیہ کا نورالدین نے کشمیر سے قادیان مرزا قادیانی کو بھیجا اس کا اسی کتاب کے اسی صفحہ پر موجود ہے کہ مرزا قادیانی نے دوسرے مکتوب (نمبر ۲۶) میں لکھا ہے کہ: ''آج نصف قطعہ (دوسرا) نوٹ پانچ سو روپیہ بذریعہ رجسٹری شدہ پہنچ گیا۔'' اس دوسرے ٹکڑا نوٹ پانچ صد ملنے کی اطلاع یابی کے خط پر ۲۶/جولائی ۱۸۸۷ء/ ہے۔گویا پندرہ دنوں میں دونوں کامیاب فراڈ کر کے فارغ ہو گئے۔اس فراڈ کو اب مرزا قادیانی اور نورالدین نے کاروبار بنا لیا۔چنانچہ نورالدین نے دوصد چالیس روپے اس کے بعد مرزا قادیانی کو بھجوائے۔لیکن نوٹوں

کے آدھے آدھے حصے تھے۔ جب وہ مل گئے تو پھر اسی دوصد چالیس کے نوٹوں کے دوسرے باقیماندہ ٹکڑے بھجوادیئے۔

چنانچہ ۳۱/ اکتوبر ۱۸۸۷ء/ کے مکتوب بنام نورالدین میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

''بقیہ نصف نوٹ دوصد چالیس روپیہ بھی پہنچ گئے۔'' (مکتوبات ج۵ نمبر۲ ص۴۵)

قارئین کرام! اس سے کہیں زیادہ دردناک پہلو یہ ہے کہ اس کارستانی ''کارشیطانی'' پر مرزا قادیانی حکیم نورالدین کو لکھتا ہے کہ: ''اور میں نہایت ممنون ہوں کہ آں مکرم بروش صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دل سے اور پورے جوش سے نصرت اسلام میں مشغول ہوں۔'' (مکتوبات ج۵ نمبر۲ ص۴۵)

لیجئے! اب حکیم نورالدین صحابی بن گیا اور مرزا غلام احمد قادیانی نبی بن گیا۔ (معاذاللہ) کیا قادیانیوں میں کوئی اللہ کا بندہ ایسا ہے جو اس انوکھے فراڈ کے کیس پر توجہ کر کے فراڈ نرافراڈ قادیانیت سے تائب ہو جائے؟۔

بقیہ: مسئلہ قربانی

تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، ابن کثیر وغیرہ میں ''نـحـر'' بمعنی قربانی کو ترجیح دی گئی ہے۔ اور ''فـانـحـر'' امر کا صیغہ ہے۔ جس کا مقتضی وجوب ہے۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ پر قربانی واجب ہے تو بحوائے: ''فتبعونی (پ۳) لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة'' امت پر بھی واجب ٹھہری۔

(کذا فی احکام القرآن ج۳ ص۴۷۵، تفسیر کبیر ج۸ ص۵۰۲ وغیرہ)

۳...... حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا قصہ معروف و مشہور ہے اور قرآن و حدیث میں مذکور و مسطور ہے: ''وفدیناه بذبح عظيم پ ۲۳'' بدلا دیا ہم نے اس کا ذبح عظیم کے ساتھ۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے سے روک دیا گیا اور آپ کے عوض بہشتی دنبہ عطا کیا گیا۔ جسے ابراہیم علیہ السلام نے بطور قربانی ذبح فرمایا۔

دوسری جگہ ارشاد باری ہے: ''اتبع ملة ابرهيم پ ۱٤'' کہ دین ابراہیم کی اتباع کیجئے۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ: ''ماهذه الاضاحی'' یہ قربانیاں کیا چیز ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سنة ابيكم ابراهيم'' کہ تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ (احمد و ابن ماجہ)

تنبیہ: ان آیات میں مکہ یا حاجی کی تخصیص و تقلید کی صراحت تو بجائے خود اشارہ تک موجود نہیں ہے۔ بلکہ اپنے اطلاق و عموم سے مکہ وغیرہ مکہ حاجی وغیرہ حاجی سب کو عام و محیط ہیں۔ نیز اکثر جگہ قربانی کا ذکر نماز عید کے ساتھ آیا ہے تو جیسے نماز عید میں تخصیص نہیں ویسے قربانی میں بھی تخصیص نہیں ہے۔ جاری ہے!

ساجد اعوان

قادیانیت روبزوال تازہ بتازہ حالات......!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے ترجمان کے مطابق جرمنی کی قادیانی جماعت کے سربراہ محترم جناب شیخ راحیل احمد کے قبول اسلام کے بعد جرمنی میں قادیانیت ریزہ ریزہ ہورہی ہے۔ جناب شیخ راحیل احمد کا قبول اسلام قادیانی جماعت کے لئے مرزا طاہر کی موت کے بعد دوسرا بڑا سانحہ تصور کیا جارہا ہے۔ جرمنی سے تازہ ترین آمدہ اطلاعات قادیانی جماعت کے لئے صوراسرافیل سے کم نہیں۔ جبکہ احتساب قادیانیت کے محاذ پر کام کرنے والے حق کی فتح اور فتح مندی کی نوید سمجھتے ہیں۔

تفصیلات کے مطابق جرمنی کے ہنوز شہر میں مرزائیوں نے عبادت خانے کے لئے جگہ خریدی۔ لیکن جرمنی حکومت نے اس عبادت خانے کی تعمیر پر پابندی عائد کردی ہے۔ حال ہی میں جرمنی میں ایک کتاب شائع کی گئی جس میں قادیانی جماعت کو جرمن دشمن قرار دیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا ترجمہ شائع کیا جارہا ہے۔

ایک سو جرمن عورتیں جنہوں نے قادیانیوں سے شادیاں کررکھی تھیں مرزائیت سے دستبردار ہوگئیں۔ جبراً چندہ/ بھتہ کی وصولی ان جرمن عورتوں کے لئے مرزائی چنگل سے آزادی کا سبب بنا۔ ملازمت اور بیرون ملک لے جانے کا جھانسہ دے کر باہر لے جاتے۔ پھر وہاں بھتوں/ چندوں کی یلغار سے ان کی ساری کمائی ہتھیا لیتے۔ اطلاعات کے مطابق ان نومرتدوں کی طرف سے بھی قادیانیت پر چار حرف بھیجنے کا سلسلہ بھی جرات اور دلیری سے شروع ہوچکا ہے۔ سیاسی پناہ کے نام پر مرزائیت کے ڈرامے کا ڈراپ سین مرزائیت مخمصے کا شکار قادیانی دعوت کی تمام راہیں مسدود ہیں۔

چند جرمن کرسچن جو مرزائیت کے جھانسے میں آگئے تھے دو سال کے بعد دوبارہ جب گرجا جانے لگے تو پادری نے ان سے دریافت کیا دو سال تک کہاں تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا قادیانی گرجا جاتے رہے۔

قادیانی جماعت کے سابق عہدیدار محترم جناب شیخ راحیل احمد نے بتایا کہ قادیانیت صرف بھتے وصول کرنے والی یہود ونصاریٰ کی ایجنٹ تنظیم ہے۔ اسے مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں جو قادیانی چندہ دینے سے انکار کرتا ہے اس پر شراب پینے والے افراد مسلط کردیئے جاتے ہیں اور طرح طرح کی ذہنی اذیتیں دی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ تیزی سے قادیانیت سے بھاگ رہے ہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق مرزا طاہر کی موت کے بعد مرزا مسرور جب پہلی بار جرمنی گیا تو ان کے استقبال کے لئے مرزائیوں نے اجتماع کا اہتمام کیا۔ قادیانی اپنے نئے خلیفہ کو دیکھنے کے لئے بڑی تعداد میں جمع ہوئے اور وہ ان سے کچھ سوالات کے جوابات چاہتے تھے۔ اجتماع کے سٹیج سیکرٹری بشارت قادیانی نے بھرپور اعلان کیا کہ مرزا مسرور احمد قادیانی کو دعوت خطاب دیتا ہوں تو مرزا مسرور احمد قادیانی نے مائیک پر بڑی بے رخی اور بدمزاجی سے کہا: ''کوئی نہیں'' بس دعا کریں اور دعا میں لگ گئے۔ یوں مرزائیوں کے چہرے لڑھک گئے۔ اجتماع سے کئی قادیانی بددل ہوکر گھروں کو لوٹے۔

یہ تمام حالات مرزائیت کو اپنے ابدی انجام تک پہنچانے کے لئے قدرت کا عطیہ ہیں۔ تمام مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کو چاہئے کہ پوری تندہی اور یکسوئی سے اس طرف توجہ دیں تو.... قادیانیت.... یہ گئی.... وہ گئی۔ انشاءاللہ!

خاص رعایت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی نرخ

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: -/150

مقدمہ قادیانی مذہب
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: -/75

خاتم النبیین
حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ
ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/70

تحفہ قادیانیت
جلد اول
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد سوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد چہارم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد پنجم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

احتساب قادیانیت
جلد اول
مولانا لال حسین اخترؒ
قیمت: -/100

احتساب قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد سوم
مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد چہارم
حضرت کشمیریؒ حضرت تھانویؒ
حضرت حقانیؒ حضرت میرٹھیؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد پنجم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ششم
قاضی سلیمان منصورپوریؒ
پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ہفتم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ہشتم
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد نہم
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد دہم
مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
قیمت: -/125

قومی تاریخی دستاویز
مولانا اللہ وسایا
قیمت: -/100

آئینہ قادیانیت
مولانا اللہ وسایا
قیمت: -/50

قادیانی شبہات کے جوابات
مولانا اللہ وسایا
قیمت: -/50

رئیس قادیان
مولانا محمد رفیق دلاوریؒ
قیمت: -/100

سوانح مولانا تاج محمودؒ
صاحبزادہ طارق محمود
قیمت: -/80

رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام
مولانا عبداللطیف مسعود
قیمت: -/100

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600 ، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1000

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122 583486

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مستحسن اقدام!!

ملک بھر کے مدارس سے اپیل!

نئے تعلیمی سال شوال المکرم ۱۴۲۴ھ سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے عالیہ سال اول میں ''آئینہ قادیانیت'' کو شامل نصاب کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وفاق المدارس سے وعدہ کیا تھا کہ اصل لاگت پر یہ کتاب مدارس اور طلباء کو مہیا کی جائے گی۔ ''آئینہ قادیانیت'' تین صد صفحات کی کتاب ہے۔ خوبصورت مجلد' رنگین ٹائٹل' عمدہ کاغذ وطباعت پر لاگت قیمت پچاس روپے رکھی گئی ہے۔ مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات اور طلباء سے گزارش ہے کہ وہ کسی بھی مکتبہ والوں سے یہ کتاب خریدیں تو پچاس روپے سے زائد ادائیگی ہرگز نہ کریں۔ مکتبہ والوں کو ہم چالیس روپے پر یہ کتب مہیا کریں گے۔ وہ پچاس روپے پر فروخت کریں گے۔ اس سے زائد اخلاقاً وقانوناً ممنوع ہوگا۔ مبلغین ختم نبوت سے گزارش ہے کہ وہ مدارس میں جہاں مشکوٰۃ تک تعلیم ہے۔ ان کے مہتمم حضرات سے مل کر صورت حال واضح کردیں۔ چاروں صوبوں میں یہ کتاب ذیل کے مقامات سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست دفتر مرکزیہ ملتان سے رجوع کریں۔ مطلوبہ تعداد میں کتاب ان کو بھجوادی جائے گی۔

۱...... مکتبہ لدھیانوی دفتر ختم نبوت مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: 7780337

۲...... مکتبہ لدھیانوی نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی

۳...... مکتبہ بینات " " کراچی

۴...... مکتبہ بنوریہ " " کراچی

۵...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آنو بھان روڈ لطیف آباد نمبر۲/ حیدرآباد فون: 869948

۶...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مینارہ معصوم شاہ روڈ سکھر فون: 25463

۷...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن ۵ حسین سٹریٹ مسجد عائشہ لاہور فون: 5862404

۸...... ادارہ ختم نبوت ۳۸ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 7232926

۹...... مکتبہ ختم نبوت ۸۵ سرکلر روڈ لاہور فون: 7232926

۱۰...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ فون: 215663

۱۱...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکان نمبر/ بی۔ ۱۱۵۹/ گلی نمبر ۴۹/ ۳/ ۱/ ۶/ G اسلام آباد فون: 2829186

۱۲...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ سکول روڈ کوئٹہ فون: 841995

۱۳...... ادارہ تالیفات اشرفیہ نزد چوک فوارہ ملتان فون:

ملک بھر کے ختم نبوت کے دفاتر سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر رجوع کریں۔

دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔ ☆مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام تبلیغی، اصلاحی پروگرام اور سرگرمیاں ☆تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ☆اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ ☆لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ☆مجلس کے زیر اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور "ماہنامہ لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔ ☆چناب نگر میں مجلس کے زیر اہتمام دو عظیم الشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔ ☆ختم نبوت خط و کتابت کورس کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی ☆مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔ ☆ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی کر رہی ہے۔ ☆ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔ ☆اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی ☆افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیّر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس کو دے کر اسکے **بیت المال** کو مضبوط کریں۔ ☆رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

تمام پروگرام حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کی ہدایات اور رہنمائی میں ترتیب دیے جاتے ہیں۔

قُربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

اسلام آباد G-6-1-3 2829186	گوجرانوالہ سیالکوٹی گیٹ 215663	لاہور عائشہ مسجد 5862404	ملتان حضوری باغ روڈ 514122	سرگودھا لکڑ منڈی 710474	چناب نگر مسلم کالونی 212611	جھنگ 613295	ٹوبہ ٹیک سنگھ اقبال نگر 510711	چیچہ وطنی 611618	خانیوال البستی سرائیہ 51786	منڈی بہاؤالدین محلہ صوفی پورہ 503042
عارف والہ 32765	بہاولپور 876105 PP 888211	بہاولنگر 74682	رحیم یار خان 70418	کراچی 7780337	حیدر آباد 869948	سکھر 25913	ٹنڈو آدم جامع مسجد ختم نبوت 71613	گولارچی چاند میڈیکل سٹور 53055	کوئٹہ آرٹ سکول روڈ 841995	ژوب 412730

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان